عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

قیمت: ۱۰ روپے

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۲ | ۲۴ تا ۳۰ ذوالقعدہ ۱۴۳۴ھ مطابق کیم تا ۷ اکتوبر ۲۰۱۳ء | شمارہ: ۳۷

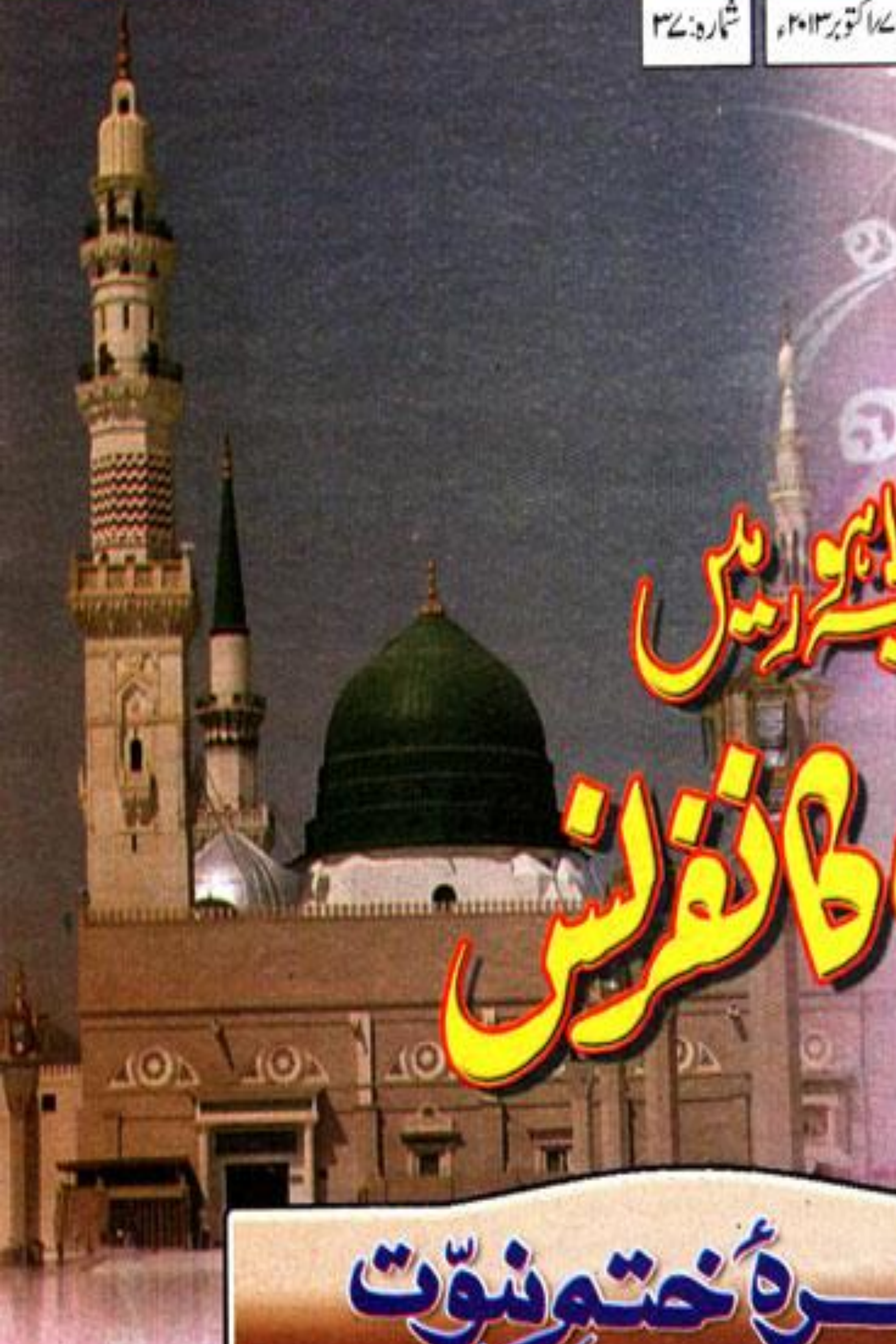

جامعہ اشرفیہ لاہور میں

ختم نبوّت کانفرنس

عشرۂ ختم نبوّت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

قربانی کس پر واجب ہوتی ہے؟

محمد جمیل، کراچی

س:...... قربانی کس پر واجب ہوتی ہے؟ وضاحت کے ساتھ بتائیں کہ قربانی کا نصاب کیا ہے؟

ج:...... قربانی ہر اس مسلمان مرد وعورت عاقل، بالغ اور مقیم پر واجب ہوتی ہے، جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اتنی مالیت کا کوئی بھی سامان ضرورت اصلیہ سے زائد موجود ہو، خواہ یہ سامان سونا، چاندی ہو یا اس کے زیورات ہوں یا مال تجارت ہو یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان ہو یا رہائشی مکان کے علاوہ کوئی مکان یا پلاٹ وغیرہ ہوں اور قربانی کے معاملہ میں اس مال پر سال گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ عید کے تین دنوں میں ہی اگر کسی کے پاس مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اتنا مال آ جائے تو اس پر قربانی واجب ہوجائے گی، اسی طرح اگر کسی کے پاس قربانی کے لئے روپیہ پیسہ تو نہیں، مگر مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اس کے پاس ضرورت سے زائد سامان یا مال موجود ہے تو اسے قربانی ہر حال میں کرنا ہوگی، چاہے قرض ہی کیوں نہ لینا پڑے، اس کے علاوہ اگر کسی کے ذمہ قربانی واجب تو نہیں تھی مگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اب اس پر بھی قربانی واجب ہوگئی۔

قربانی اپنی اپنی واجب ہے

س:...... ایک شخص صاحب نصاب ہے وہ اپنی قربانی اور اپنی بیوی بچوں کی قربانی بھی خود ہی کرتا ہے بلکہ اپنی بہوؤں کی قربانی بھی خود ہی کرتا ہے کیونکہ اس کے سارے بچے صاحب نصاب ہیں یا اگر صاحب نصاب نہ ہوں تو کیا حکم ہے کہ ان سب کی طرف سے قربانی ہوجائے گی؟

ج:...... ہر صاحب نصاب پر اپنی اپنی قربانی واجب ہے، شوہر اپنی بیوی کی طرف سے یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے ان کی اجازت سے قربانی کرے تو قربانی ہوجائے گی اور اگر نفل قربانی ہو تو بلا اجازت بھی ہوجائے گی۔ اسی طرح اولاد بھی اپنے والدین کی طرف سے قربانی کرسکتی ہے، واجب قربانی کے لئے اجازت ضروری ہے اور نفلی قربانی بلا اجازت بھی ہوجاتی ہے اور اجازت کے لئے اتنا کافی ہے کہ جس کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے، اگر اسے علم نہ ہو تو اسے قربانی سے پہلے بتادیا جائے کہ آپ کی طرف سے قربانی ہم کررہے ہیں۔

کئی سالوں کی قربانی نہ کرنے کا کفارہ

س:...... اگر باوجود استطاعت کے کسی نے کئی سالوں تک قربانی نہیں کی تو اب کیا کفارہ ادا کرے؟

ج:...... اگر قربانی کے دن گزر گئے اور غفلت یا عذر کی وجہ سے کوئی قربانی نہ کرسکا تو اب قربانی کے جانور کی قیمت یا اگر خود قربانی کا جانور موجود ہو تو اسے فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ اس لئے ایسا شخص جس پر قربانی واجب تھی اور اس نے کئی سالوں تک قربانی نہیں کی تو اب وہ توبہ و استغفار کرے، اللہ تعالیٰ کے حضور معافی مانگے اور گزشتہ سالوں کا حساب لگاتے ہوئے قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کردے۔

گمشدہ جانور کی قربانی کا حکم

س:...... ایک شخص نے قربانی کے لئے بکرا خریدا، لیکن وہ گم ہوگیا، عید کے چوتھے دن وہ مل گیا تو اب کیا کرے؟

ج:...... جس پر قربانی واجب ہے اس کو دوسرا جانور لے کر قربانی کرنی ہوگی، قربانی کرنے کے بعد اور عید کے تین دنوں میں ہی اگر پہلا والا جانور بھی مل جائے تو بہتر ہے کہ اس کی بھی قربانی کردے اور اگر نہ کرنا چاہے تو بھی اجازت ہے اور جس آدمی پر قربانی واجب نہیں تھی اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا اور وہ مرگیا یا گم ہوگیا تو اس کے ذمہ دوسری قربانی واجب نہیں ہے، ہاں! اگر گمشدہ جانور قربانی کے دنوں میں ہی واپس مل جائے تو اس کی قربانی کرنی ہوگی اور اگر قربانی کے دن گزرنے کے بعد ملے تو اس جانور کا یا اس کی قیمت کا فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ ☆☆

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

جلد:۳۲ ۲۴ تا ۳۰ ذوالقعدہ ۱۴۳۴ھ مطابق یکم تا ۷ اکتوبر ۲۰۱۳ء شمارہ:۳۷

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حرمین شریفین کا تقدس مجروح ہونے سے بچائیں	۵	اداریہ
ختم نبوت کانفرنس جامعہ اشرفیہ لاہور	۷	مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی
عشرہ ختم نبوت	۱۰	مولانا زاہد الراشدی
حج میں تاخیر کے حیلے بہانے	۱۴	مفتی محمد رضوان، راولپنڈی
۷ ستمبر... امت مسلمہ اور حکمرانوں کی ذمہ داریاں (۲)	۱۶	مولانا سمیع الحق
ملعون امریکی پادری کی توہین قرآن.....	۱۸	علی ہلال
مولانا محمد امان اللہ نقشبندی کا سانحہ ارتحال	۲۰	محمد عمیر شاہین، بھلی
مرزا قادیانی اور اسلامی عبادات (۶)	۲۳	شیخ راحیل احمد، جرمنی
خبروں پر ایک نظر	۲۶	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جنت کے مناظر

جنت کی نہروں کا بیان

"حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جنت میں ایک دریا پانی کا ہے، ایک شہد کا، ایک دُودھ کا اور ایک شرابِ طہور کا، پھر ان دریاؤں سے نہریں نکلتی ہیں۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۰)

جنت کی دُعا اور دوزخ سے پناہ

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کی درخواست کرے، جنت اس کے لئے دُعا کرتی ہے کہ: یا اللہ! اس کو جنت میں داخل کردیجئے۔ اور جو تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے، دوزخ اس کے لئے دُعا کرتی ہے کہ: اے اللہ! اس کو دوزخ سے پناہ عطا فرمادیجئے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۸۰)

تین لائقِ رشک حضرات

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: تین (قسم کے آدمی) قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے اور اوّلین وآخرین ان پر رشک کریں گے: ایک وہ شخص جو (محض رضائے الٰہی کے لئے) ہر دن رات میں پنج گانہ نمازوں کی اَذان دیتا ہے، دُوسرا وہ شخص جو کسی قوم کی اِمامت کرے اس حالت میں کہ وہ (اس کے دین و دیانت اور طہارت و تقویٰ کی وجہ سے) اس سے راضی ہوں، تیسرا وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کیا اور اپنے آقاؤں کا بھی۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۰)

تین شخص اللہ تعالیٰ کے پیارے

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں، ایک وہ شخص جو رات کا قیام کرے (یعنی تہجد پڑھے) کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے، دُوسرا وہ شخص جو دائیں ہاتھ سے اس طرح صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ سے بھی اس کو چھپائے، تیسرا وہ شخص جو کسی جہاد میں تھا، اس کے رُفقاء پسپا ہوگئے مگر وہ دُشمن کی طرف آگے بڑھا (یہاں تک کہ شہید ہوگیا)۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۰،۸۱)

فرات سے خزانے کا ظاہر ہونا

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ (آخری زمانے میں) فرات کا پانی خشک ہوجائے گا اور اس سے سونے کا ایک خزانہ ظاہر ہوگا، پس جو شخص اس وقت وہاں موجود ہو، اس میں سے کچھ نہ لے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

یہ قربِ قیامت کے زمانے میں ہوگا، صحیح مسلم (ج:۱، ص:۳۹۱) کی روایت میں ہے کہ: اس خزانے کے حصول پر لوگوں کی لڑائی ہوگی، یہاں تک کہ ۹۹ فیصد آدمی مارے جائیں گے، اتنی شدّت کی جنگ کے باوجود لوگوں کی حرص کا یہ حال ہوگا کہ ہر شخص یہ خیال کرے گا کہ شاید میں بچ جاؤں تو یہ خزانہ میں لے لوں۔ چونکہ لوگوں کی آزمائش کے لئے یہ ایک نشان ہی ہوگا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جو لوگ اس وقت موجود ہوں وہ اس حرص میں مبتلا نہ ہوں۔

تین شخص اللہ کو محبوب ہیں اور تین مبغوض

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں اور تین ایسے ہیں جن کو مبغوض رکھتے ہیں، وہ تین شخص جن کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں: ان میں ایک شخص تو وہ ہے کہ کوئی شخص کسی جماعت کے پاس گیا، اس نے ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کا واسطے دے کر کچھ مانگا، کسی قرابت اور رشتے کی بنیاد پر نہیں مانگا، لیکن ان لوگوں نے اس کو کچھ نہ دیا، ان کی جماعت میں سے ایک شخص اُٹھا اور اس نے الگ لے جاکر سائل کو پوشیدہ طور پر دے دیا کہ اس کے عطیے کا اللہ تعالیٰ کے سوا اور اس شخص کے سوا جس کو دیا، کسی کو علم نہیں ہوا (تو یہ دینے والا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے)۔ دُوسرا وہ شخص جس کا قصہ یہ ہے کہ ایک قوم ساری رات سفر میں چلتی رہی، یہاں تک کہ (جب وہ لوگ تھک کر چور ہوگئے اور نیند کا ان پر ایسا غلبہ ہوا کہ نیند ان کو اس کے مقابلے میں تمام چیزوں سے زیادہ محبوب تھی تو انہوں نے سر رکھ دیئے اور سو رہے، ان میں سے ایک شخص (سونے کے بجائے نمازِ تہجد کے لئے) کھڑا ہوگیا، (حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں کہ:) وہ میرے سامنے عجز و نیاز کا اظہار کرتا ہے اور میری آیات کی تلاوت کرتا ہے (پس یہ دُوسرا شخص ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے)۔ اور تیسرا وہ آدمی جو کسی مجاہد دستے میں تھا، دُشمن سے مقابلہ ہوا تو سب لوگ پسپا ہوگئے، لیکن یہ شخص سینہ تان کر آگے بڑھتا رہا، یہاں تک کہ یہ شہید ہوجائے یا اس کی فتح ہوجائے۔ اور تین شخص جن کو اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتے ہیں وہ یہ ہیں: بڈھا زانی، متکبر فقیر اور وہ مال دار جو کسی کا حق مارے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

اداریہ

حرمین شریفین کا تقدس مجروح ہونے سے بچائیں!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے نہایت اہم رکن ہے، جو صاحب استطاعت مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، حج کی فرضیت سے متعلق اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

”وَلِلّٰہِ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔“ (آل عمران:۹۷)

ترجمہ:”اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان (بیت اللہ) کا حج کرنا ہے (یعنی) اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کے راستہ کی۔“

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

ترجمہ:”جو شخص اللہ کے لئے حج کرے، اس طرح کہ اس حج میں نہ تو کوئی فحش بات ہو اور نہ کوئی حکم عدولی ہو، وہ حج سے ایسا واپس لوٹتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔“ (مشکوٰۃ المصابیح)

ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے:

ترجمہ:”حج اور عمرہ پے در پے کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں فقر اور محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح سنار کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ تو بس جنت ہی ہے۔“ (مشکوٰۃ المصابیح)

ایک اور حدیث مبارکہ میں فرمایا:

”جس شخص پر حج فرض ہو جائے اور اس کے حج سے کوئی چیز مانع نہ ہو، لیکن پھر بھی وہ حج نہ کرے تو اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ ایسا شخص چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔“ (جامع ترمذی)

حج اسلام سے وابستگی اور وفاداری کا ثبوت ہے، مسلمانانِ عالم خالق کائنات رب کریم کے گھر میں قرب خداوندی کے حصول کے لئے دیوانہ وار حاضر ہوتے ہیں، اپنے اپنے ظرف اور تڑپ کے مطابق بارگاہ ایزدی سے جھولیاں بھر کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ خواتین و حضرات جو اس سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

قبل از اسلام مشرکین بھی حج کے موسم میں مکہ مکرمہ آتے تھے، مگر اللہ جل شانہ نے کفار و مشرکین کو اپنے پاک اور مقدس گھر میں آنے سے منع فرمادیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یا ایہا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ھذا۔“ (توبہ:۲۸)

ترجمہ:”اے ایمان والو! مشرک جو ہیں سو پلید ہیں، سو نزدیک نہ آویں مسجد الحرام کے اس برس کے بعد....“

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نور اللہ مرقدہ، اس آیت شریفہ کے ذیل میں رقم طراز ہیں:

’’....پس جبکہ کفار سرتاپا نجاست ہیں تو حکم دیا جاتا ہے کہ یہ ناپاک لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں یعنی حدود حرم میں داخل نہ ہوں، یہ خطہ نہایت مطہر اور معطر ہے، کفر اور شرک کی نجاستوں سے اس کی تطہیر واجب ہے، نیز اس مبارک خطہ میں ہر وقت ملائکۃ اللہ کا نزول اور ورود ہوتا رہتا ہے جن کو کفر اور شرک کی نجاست اور اس کی عفونت اور بدبو سے تکلیف ہوتی ہے نیز اس خطہ میں ہر وقت طواف کرنے والوں کا ہجوم رہتا ہے۔ مشرکین کی حاضری سے اندیشہ ہے کہ ان کی باطنی نجاست اور اندرونی ظلمت کا اثر اہل ایمان کے انوار کو مکدر اور متغیر نہ کردے صحبت اور اختلاف کا اثر ناقابل انکار ہے.....‘‘ (معارف القرآن، ج:۳، ص:۳۰۵)

چنانچہ کفار ومشرکین یہود ونصاریٰ اور قادیانیوں کا داخلہ حدود حرم میں ممنوع ہے۔ قادیانی غیر مسلم ہونے کے باوجود مسلمانوں کے مشابہ نام رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے بھیس میں اسلامی ممالک میں جاتے ہیں، جہاں کا داخلہ ممنوع ہے۔ ۲۰۰۷ء میں سعودی عرب میں ایک سو کے قریب قادیانی پکڑے گئے تھے۔ اب بھی ایک اخباری رپورٹ کے مطابق مخصوص ٹریول ایجنسیوں کے ذریعے مرزائی وقادیانی چھپ چھپا کر حج وعمرہ کے لئے حرمین شریفین پہنچ رہے ہیں۔ رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

’’.....ذریعے کا دعویٰ ہے کہ حج وعمرہ کے موقع پر قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کے سبب چونکہ مکہ اور مدینہ میں ان کا داخلہ ممنوع ہے، اس لئے پاکستان اور مغربی ممالک میں قائم قادیانیوں کی مخصوص ٹریول ایجنسیوں کے ذریعے بڑی تعداد میں قادیانیوں کو غیر قانونی طور پر وہاں بھجوایا جاتا ہے، جو مقامی نیٹ ورک سے مل کر حج وعمرہ کے موقع پر دنیا بھر سے آنے والے مسلمانوں سے مدد کے بہانے ملتے ہیں اور پھر مرزا ملعون کی ارتدادی تبلیغ کے ذریعے ان کا ایمان لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک ذریعے کا دعویٰ ہے کہ دنیا بھر کے قادیانی مخصوص اشاروں سے ایک دوسرے کو شناخت کرتے ہیں اور حج وعمرہ کے دوران مخصوص مقامات پر اکٹھے ہو کر منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ماضی میں ۲۰۰۷ء میں سعودی عرب میں ایک سو کے قریب قادیانی پکڑے گئے تھے، جنہیں بعد میں ملک بدر کردیا گیا تھا۔ تاہم اس وقت سعودی معاشرے میں قادیانی بغاوت تیزی سے پھیل رہی ہے جبکہ حکومتی سطح پر ابھی تک کوئی سدباب نہیں کیا گیا ہے.... ذریعے کا کہنا ہے کہ اگر سعودی حکومت نے فوری کارروائی نہ کی تو قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں خطرناک رخ اختیار کرسکتی ہیں۔ امت کے ذرائع کے مطابق قادیانیوں کو غیر قانونی طور پر حج وعمرہ کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ فرانس میں قادیانیوں کی ٹریول ایجنسی عزیز ٹریول، جبکہ تمام یورپی ممالک سے عمرہ گروپ کے نام سے ایک ادارہ بھی کام کررہا ہے۔ اس کے علاوہ لاہور سے بھی ایک ٹریول ایجنسی صرف قادیانیوں کو حج وعمرے پر لے جانے کا کام کررہی ہے، چونکہ پاکستان میں ڈیکلیئرڈ قادیانیوں کے پاسپورٹ پر غیر مسلم لکھا ہوا ہے، اس لئے یہاں سے صرف نان ڈیکلیئرڈ لوگوں کو بھیجا جاتا ہے، جبکہ ڈیکلیئرڈ قادیانی یورپی ممالک کی دستاویزات استعمال کرتے ہیں۔ اس حوالے سے قادیانیوں کے اخبار ’’الفضل‘‘ میں پہلے سے ہدایات شائع کی جاتی ہیں۔ ان دنوں بھی حج کے لئے ٹریول ایجنسیوں کے اشتہار کی شکل میں قادیانیوں کو راہنمائی فراہم کی جارہی ہے کہ وہ ان کے ذریعے سے سفر کریں۔ ایک اور ذریعے نے امت کو بتایا کہ مکہ ومدینہ میں راز فاش ہونے کے خوف سے بھارتی شہریوں کے ذریعے رہائش گاہیں حاصل کی جاتی ہیں اور بعض ہوٹل بھی مخصوص ہیں، جہاں پہلے ہی قادیانی اسٹاف بھرتی کرایا جاچکا ہے۔ ان میں ایک ہوٹل ایلاف الہدیٰ مکہ میں بھی ہے، جبکہ مدینہ میں ہوٹل ایلاف الطیبہ میں قادیانیوں کو ٹھہرانے کی اطلاعات ملی ہیں۔ مکہ ومدینہ میں حج وعمرہ کے دنوں میں بھٹکنے والے مسلمانوں یا کسی بھی مشکل کا شکار مسلمانوں کو مرزائیوں کے خصوصی اڈوں پر لاکر پہلے ان کی تواضع کی جاتی ہے، پھر منصوبے کے مطابق انہیں مرتد کرنے کی کوشش کا آغاز کردیا جاتا ہے۔ لندن سے ایک خاتون نے امت کو بتایا کہ لاہور میں قادیانی جماعت نے ایک مخصوص ٹریول ایجنٹ کے ذریعے سے پاکستانیوں سے مخصوص رقم لے کر انہیں مغربی ممالک میں سیاسی پناہ دلانے کا بھی سلسلہ شروع کررکھا ہے۔ اس سلسلے میں مسلمانوں سے قادیانیت قبول کرنے کا فارم پُر کرایا جاتا ہے، لندن سے مطلوبہ رقم لے کر ان کے خلاف جھوٹی ایف آئی آر ودیگر پولیس رپورٹس بنواکر یورپی ممالک میں پاکستان کو بدنام کیا جاتا ہے۔ ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستانیوں کو سیاسی پناہ کے لئے یورپی ممالک اسمگل کرنے والے قادیانیوں کا دفتر پہلے مال روڈ پر شہداء مسجد کے قریب مشہور صادق پلازہ میں تھا جبکہ اب یہ دفتر گلبرگ میں لبرٹی مارکیٹ منتقل کیا جاچکا ہے۔ ذرائع کے مطابق اسی طرح کا ایک دفتر چنیوٹ میں بھی ہے۔‘‘ (روزنامہ امت کراچی، ۳۰؍اگست ۲۰۱۳ء)

ان تشویش ناک حالات کے پیش نظر سعودی عرب کی وزارت حج وعمرہ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی ذمہ داری بھی ہے کہ اپنے اردگرد لادین قوتوں اور قادیانیوں کی مبینہ سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور حرمین شریفین کا تقدس مجروح ہونے سے بچائیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

جامعہ اشرفیہ لاہور میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

کانفرنس سے تمام مسلم مکاتب فکر کے قائدین کا خطاب ہزاروں افراد کی شرکت

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا وہ بنیادی اور اہم عقیدہ ہے جس پر پورے دین کا انحصار ہے، اگر یہ عقیدہ محفوظ ہے تو پورا دین محفوظ ہے اگر یہ عقیدہ محفوظ نہیں تو دین محفوظ نہیں۔ قرآن کریم میں ایک سو سے زائد آیات اور دو سو سے زائد احادیث نبوی اس عقیدے کا اثبات کر رہی ہیں۔ جن میں پوری تفصیل سے ختم نبوت کے ہر پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔ قرون اولیٰ سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کا اجماع چلا آ رہا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کفر ہے بلکہ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ فتویٰ ہے کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا یا معجزہ مانگنا بھی کفر ہے۔

اس سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو عظیم قربانی دی وہ تاریخ کے صفحات میں موجود ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی نظر میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جو اہمیت تھی اس کا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے جو معرکہ ہوا اس میں بائیس ہزار مرتدین قتل ہوئے اور ۱۲۰۰ کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ نے جام شہادت نوش فرمایا، جس میں ۷۰۰ کے قریب تو حفاظ اور قرأ تھے حتیٰ کہ اس معرکہ میں بدری صحابہ کرامؓ کی قیمتی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کر دیا گیا، مگر اس عقیدہ پر آنچ نہ آنے دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں دین اسلام کے لئے شہید ہونے والے مردوں، عورتوں، بچوں و بوڑھوں اور نوجوانوں کی تعداد ۲۵۹ ہے اور اس دوران قتل ہونے والے کفار کی کل تعداد ۷۵۹ ہے جو کہ کل تعداد ۱۰۱۸ بنتی ہے جبکہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لڑی جانے والی صرف ایک جنگ میں شہدا و مقتولین کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔

انیسویں صدی کے آخر میں بے شمار فتنوں کے ساتھ ایک بہت بڑا فتنہ ایک خود ساختہ نبوت قادیانیت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد و نظریات اور ملحدانہ خیالات سامنے آئے تو علماء کرام نے اس کا تعاقب کیا اور اس کے مقابلہ میں میدان عمل میں نکلے۔ مرزا قادیانی کے فتنہ سے نمٹنے کے لئے انفرادی اور اجتماعی سطح پر جو کوششیں کی گئیں ان میں علماء حق کا بڑا اہم کردار ہے، بالخصوص حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خدمات اور مساعی اس سلسلہ میں امت مسلمہ کے ایمان کے تحفظ و بقا کا سبب ہیں۔ علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ گویا کہ اس فتنہ کے خاتمہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے، اس فتنے کے لئے وہ ہمیشہ بے چین و بے قرار رہے۔ انہوں نے خود بھی اس موضوع پر گرانقدر کتابیں تصنیف کیں بعد میں اپنے شاگردوں کو بھی اس کام میں لگایا، جن میں مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا سید محمد یوسف بنوری اور مولانا محمد منظور نعمانی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ جدید طبقہ تک اپنی آواز پہنچانے کے لئے مولانا ظفر علی خانؒ اور علامہ محمد اقبالؒ کو تیار و آمادہ کیا۔

امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اپنے شاگردوں سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ردِ قادیانیت کے لئے کام کرنے کا عہد لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ:

"جو شخص قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن شفاعت سے وابستہ ہونا چاہتا ہے، وہ قادیانی درندوں سے ناموس رسالت کو بچائے۔"

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے اس کام کو باقاعدہ منظم کرنے کے لئے تحریک آزادی کے عظیم مجاہد حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو

امیر شریعت مقرر کیا اور انجمن خدام الدین لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، اس اجلاس میں پانچ سو جید اور ممتاز علماء و صلحاء موجود تھے، ان سب نے حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تحریک آزادی کے بعد عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور قید و بند کی صعوبتوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور پورے ملک میں بڑھاپے اور بیماری کے باوجود جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے قادیانیت کے کفر کو بے نقاب کر کے نسل نو کے ایمان کی حفاظت میں اہم کردار ادا کیا، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ستمبر ۱۹۵۱ء میں کراچی میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:.... ”تصویر کا ایک رُخ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے، اس کے نقوش میں توازن نہ تھا، قد و قامت میں تناسب نہ تھا، اخلاق کا جنازہ تھا، کریکٹر کی موت تھی، سچ کبھی نہ بولتا تھا، معاملات کا درست نہ تھا، بات کا پکا نہ تھا، بزدل اور ٹوڈی تھا، تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری بھی نہ ہوتی، وہ مجسم حسن و جمال ہوتا، قویٰ میں تناسب ہوتا، چھاتی ۴۵ انچ کی، کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا، بہادر بھی ہوتا، کریکٹر کا آفتاب اور خاندان کا ماہتاب ہوتا، شاعر ہوتا، فردوسی وقت ہوتا، ابو الفضل اس کا پانی بھرتا، خیام اس کی چاکری کرتا، غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا، انگریزی کا شیکسپیئر اور اردو کا ابو الکلام ہوتا، پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟ میں تو کہتا ہوں کہ اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں ہرگز نہیں، میاں! آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج نبوت و رسالت جس کے سر پر ناز کرے۔“

۷ ستمبر ہماری تاریخ کا وہ روشن اور تاریخ ساز دن ہے جب ہزاروں مسلمانوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے طویل جدوجہد کے بعد پارلیمنٹ سے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیابی حاصل کی۔ اسی سلسلہ میں ملک کے معروف دینی ادارے جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس مہتمم جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا محمد عبید اللہ مدظلہ، نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم اشرفی کی زیر سرپرستی اور حافظ اسعد عبید کی زیر نگرانی منعقد ہوئی جس میں تمام مسلم مکاتب فکر کے علماء کرام، دینی و مذہبی راہنما اور قائدین نے خطاب کیا، جس میں علماء کرام، دینی مدارس کے طلبا سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ قادیانیت کا وجود برصغیر میں اسرائیل کا دوسرا نام ہے۔ قادیانیوں نے قیام پاکستان کے بعد ایک منصوبہ کے تحت وطن عزیز کے ”کلیدی عہدوں“ پر قبضہ کر کے ملک میں قادیانی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی لیکن تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری اور مولانا محمد علی جالندھری رحمہم اللہ تعالیٰ نے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام اور سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں سے مل کر قادیانی انقلاب کا راستہ روکا۔

جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم اشرفی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسل نو کے ایمان کی حفاظت عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ دینی مدارس میں دورۂ حدیث کے طلبا کو بھی عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے خصوصی کورس کروانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ فتنہ قادیانیت کا راستہ روکنے کے لئے علماء، والدین اور اساتذہ کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی جنرل سیکریٹری مولانا عبد الغفور حیدری نے کہا کہ علماء کرام نے ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ میں قادیانیوں کا تعاقب کر کے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کے کفر کا فیصلہ کرنے کی راہ ہموار کی۔ جمعیت علماء اسلام آئندہ بھی پارلیمنٹ کے اندر اور باہر قادیانیت کا بھرپور تعاقب جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء دیوبند ایک روشن تاریخ رکھتی ہے جنہوں نے ہر دور میں باطل قوتوں کا مقابلہ کیا اور برصغیر پاک و ہند سے انگریز کو نکلنے پر مجبور کر دیا اور پاکستان میں اسلامی دفعات کی حفاظت، لادین قوتوں کا راستہ روکنے اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں اسمبلی کے اندر اور باہر جدوجہد میں مصروف ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا تاریخ ساز فیصلہ پاکستان کی تاریخ میں سنگ میل کی

حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی کہتے تھے کہ اگر ۱۹۷۴ء کی روداد شائع کردی جائے تو پورا ملک قادیانی ہوجائے گا ہم نے قومی اسمبلی کی یہ عظیم روداد شائع کرکے قادیانیوں کا چیلنج توڑ دیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز ۱۹۷۴ء کی روداد کی اشاعت سے بہت سارے قادیانی اسلام قبول کرلیں گے۔

اتحاد اہلسنت کے قائد مولانا محمد الیاس گھمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اتحاد امت کے لئے ضروری ہے کہ تمام مسلم مکاتب فکر اپنے اپنے اداروں میں دوسرے مسلک کے علماء کو بھی خطاب کی دعوت دیں تاکہ اتحاد کی عملی صورت سامنے آئے، انہوں نے کہا کہ قادیانی اور دیگر باطل قوتوں کا مقابلہ ہر محاذ پر دلائل کے ساتھ جاری رہے گا۔

جماعت اسلامی کے رہنما لیاقت بلوچ نے کہا کہ آج اتحاد امت کی پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے عالمی کفریہ طاقتیں مسلمانوں کو مٹانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ فلسطین، کشمیر، مصر شام، برما اور دیگر مسلم ممالک میں مسلمانوں کا قتل عام کیا جارہا ہے۔ سعودی عرب اور پاکستان اہم اسلامی ممالک ہیں۔ پاکستان عالم اسلام کی واحد ایٹمی طاقت ہونے کی بنا پر میاں نواز شریف کو چاہئے کہ وہ عالمی سطح پر ان مسلم ممالک میں قتل عام کو رکوانے اور پاکستان میں امریکی ڈرون حملے بند کروانے کے لئے جرأت مندانہ کردار ادا کرے۔ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کا عزم کیا۔

مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء دیوبند نے ہمیشہ باطل قوتوں کا راستہ روکنے کے لئے قائدانہ کردار ادا کیا اور آج ضرورت ہے کہ نسل نو کے ایمان کی حفاظت عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت پر عمل کیا جائے۔

جمعیت اہل حدیث کے ممتاز خطیب مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ہاتھ پر ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی بیعت کی تھی۔ انشاء اللہ مرتے دم تک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جدوجہد جاری رکھوں گا۔

جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا زوار بہادر نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ملت اسلامیہ پاکستان کے تمام مکاتب فکر ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکوں میں متحد تھے۔ آج بھی اسی اہم عقیدہ کے لئے متحد و متفق ہیں اور آئندہ بھی متحد و متفق رہیں گے۔

پاکستان شریعت کونسل کے ناظم اعلیٰ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ ۶ ستمبر کو پاک فوج اور عوام نے پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے دشمن کو شکست دی جب کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ایک طرف علامہ اقبال کے دیرینہ خواب کو پورا کیا دوسری طرف پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کی انہوں نے کہا کہ پاکستان میں پہلے توہین رسالت کے قانون کو بدلنے کی کوشش کی، مذہبی جماعتوں کی طرف سے شدید ردعمل کے نتیجہ میں ناکامی کے بعد اب پاکستان سے سزائے موت کا قانون ختم کرنے کی عالمی سطح پر کوشش کی جارہی ہے جس کو کسی طور پر کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ اسلامی دفعات کا تحفظ ہر صورت میں کیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ قادیانی اور دیگر باطل قوتیں الیکٹرونک و پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعہ مسلمانوں کے عقائد و نظریات اور ایمان پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں، اس محاذ پر بھی ان کو شکست ہوگی۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا محمد امجد خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ میں مفتی محمودؒ اور دیگر علماء نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں اہم کردار ادا کیا۔

جامعہ اشرفیہ کے ناظم حافظ اسعد عبید نے کانفرنس کے شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ اشرفیہ کے علماء، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے تمام مسلم مکاتب فکر کے علماء کی زیر سرپرستی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

علامہ زبیر احمد ظہیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے غدار، عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں، دین اسلام کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کے کفر کو ہر جگہ بے نقاب کیا جائے گا۔ کانفرنس سے مولانا مفتی محمد حسن ثانی نے بھی خطاب کیا۔

کانفرنس میں مولانا محمد اکرم کاشمیری، شیخ الحدیث مولانا محب النبی، پیر سیف اللہ خالد نقشبندی، مولانا فہیم الحسن تھانوی، مولانا شاہ محمد، حاجی صغیر احمد، مفتی انیس احمد مظاہری، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا اسد اللہ فاروق نقشبندی، قاری رفیق احمد وجھوی، مولانا عبدالنعیم، مولانا فقیر اللہ اختر، قاری نذیر احمد، قاری علیم الدین شاکر اور دیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۳ ستمبر ۲۰۱۳ء)

''عشرۂ ختم نبوت''

مولانا زاہد الراشدی

یکم ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک ملک کے دینی حلقوں نے ''عشرۂ ختم نبوت'' منایا۔ اس کا مقصد ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے اس فیصلے کی یاد تازہ کرنا تھا جس میں پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کا دستوری درجہ دے کر گزشتہ کم وبیش ایک صدی سے چلے آنے والے مسئلے کو حل کر دیا تھا۔ اگر قادیانی گروہ بھی اس متفقہ قومی فیصلے کو قبول کر لیتا تو یہ مسئلہ فی الواقع حل ہو چکا ہوتا اور جس طرح ملک کی دوسری اقلیتیں اپنی اپنی قانونی حیثیت کے مطابق ملک کی آبادی کا حصہ اور نظم ونسق میں شریک ہیں اسی طرح قادیانی گروہ بھی قومی دھارے میں شریک ہو جاتا لیکن قادیانیوں نے اس فیصلے کو جس کی بنیاد قرآن وسنت اور اجماع امت کے ساتھ ساتھ پوری امت مسلمہ کے اجتماعی اور متفقہ موقف پر ہے قبول کرنے سے انکار کر کے اور اس کے لئے عالمی لابیوں میں منفی لابنگ جاری رکھتے ہوئے اس مسئلے اور کشمکش کو باقی رکھا ہوا ہے جس کی وجہ سے ملک کے دینی حلقوں کو اپنے اجتماعی موقف کے بار بار اظہار اور رائے عامہ کو بیدار رکھنے کے لئے مسلسل حرکت میں رہنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور یہ ''عشرۂ ختم نبوت'' اسی تسلسل کا حصہ تھا۔

اس دوران مختلف مکاتب فکر نے ملک کے متعدد شہروں میں اس عنوان پر اجتماعات کا انعقاد کیا، قومی اخبارات نے خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کیا اور ارباب فکر و دانش نے مختلف ذرائع سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے تقاضوں اور پاکستان کی اسلامی نظریاتی شناخت کے حوالہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تحریک ختم نبوت کے ایک پرانے کارکن کے طور پر مجھے بھی بعض اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی جس کی مختصر رپورٹ نذر قارئین ہیں:

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نامور قادیانی راہنما اور پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ کا شہر تھا اور ایک عرصہ تک ان کی خاندانی سیاست کی جولانگاہ رہا ہے۔ وہاں کے نوجوانوں نے ''ختم نبوت یوتھ فورس'' قائم کر رکھی ہے، جس کا مقصد نوجوانوں میں تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کے حوالہ سے بیداری قائم رکھنا ہے۔ ۴ ستمبر کو انہوں نے ڈسکہ کے ایک شادی ہال میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کر رکھا تھا جس میں لاہور سے مولانا مفتی محمد حسن اور جناب طاہر عبدالرزاق کے علاوہ اہل حدیث عالم دین مولانا عبدالحفیظ بھی شریک تھے۔ نوجوانوں کا ہجوم اور جوش و جذبہ دیدنی تھا، مجھے اس اجتماع میں کچھ گزارشات پیش کرنے کا موقع ملا اور ''ختم نبوت یوتھ فورس'' کے ایک رہنما کی یہ بات سن کر بہت خوشی ہوئی کہ ہم نے یہ فورم دینی مدارس اور مکاتب فکر کے دائروں سے ہٹ کر قائم کیا ہے، اس لئے کہ قادیانی دعوت وتبلیغ کا اصل ہدف دینی مدارس کے طلبا نہیں بلکہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبا اور جدید تعلیم یافتہ حضرات ہیں۔ اس لئے ہم نے اس میدان کو اپنی محنت کے لئے منتخب کیا ہے۔ میں نے اس عزم پر انہیں مبارک باد دی اور ان کی کامیابی و استقامت کے لئے دعا کی۔ خدا کرے کہ ملک کے دوسرے شہروں کے نوجوان بھی اس طرف متوجہ ہوں۔ آمین۔

۵ ستمبر کو جامعہ اشرفیہ لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس نماز مغرب کے بعد شروع ہوئی اور رات گئے تک جاری رہی۔ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد آف کندیاں شریف نے صدارت کی اور مختلف مکاتب فکر کے سرکردہ راہنماؤں کے ساتھ ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے بھی تفصیلی خطاب کیا اور مجھے بھی اس بابرکت اجتماع میں حاضری اور خطاب کا شرف حاصل ہوا۔

۷ ستمبر کو چناب نگر میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی سالانہ کانفرنس میں شریک ہونا تھا اور پروگرام کی ترتیب طے تھی کہ ۶ ستمبر کو شام مجھے اطلاع ملی کہ اس کانفرنس میں جن علماء کرام کے خطاب پر

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

پابندی ہے ان میں میرا نام بھی شامل ہے اور ضلعی انتظامیہ رابطہ کے باوجود اس پابندی میں کوئی نرمی اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہے، اس لئے بادل نخواستہ اس سفر کا پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔

گزشتہ سال سرگودھا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر اس میں شرکت کے لئے وہاں پہنچ چکا تھا کہ ضلعی انتظامیہ کی طرف سے تقریر سے روک دیا گیا اور کانفرنس میں شریک ہوئے بغیر مجھے واپس آنا پڑا۔

جھنگ، سرگودھا اور چنیوٹ کے اضلاع میں سالہا سال سے میرے ساتھ یہ معاملہ ہو رہا ہے کہ عام جلسوں میں خطاب سے مجھے روک دیا جاتا ہے، اس سے قبل بھی متعدد بار وہاں پہنچ کر خطاب کئے بغیر واپس آنا پڑا ہے۔ خاص طور پر محرم کے موقع پر ضلع میں داخلہ پر پابندی لگادی جاتی ہے۔ پہلے اس فہرست میں اٹک، اوکاڑہ، فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اضلاع بھی برسوں تک شامل رہے ہیں مگر اب کچھ عرصہ سے ان اضلاع سے داخلہ بندی کا کوئی حکم نامہ موصول نہیں ہو رہا، البتہ سرگودھا، جھنگ اور چنیوٹ کے حکام ہر سال یہ مہربانی فرماتے ہیں۔

۷/ستمبر کو لاہور میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر میں شہدائے ختم نبوت کانفرنس کا پروگرام تھا جو مغرب کے بعد سے شروع ہو کر رات گئے تک جاری رہا اور مختلف دینی جماعتوں کے راہنماؤں نے خطاب کیا۔ مجلس احرار ہر سال اس موقع پر یہ اجتماع منعقد کرتی ہے اور خطابات و تقاریر کے ساتھ ساتھ سرخ قمیضوں میں ملبوس احرار راہنما اور کارکن اپنے شاندار ماضی کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ اس اجتماع میں بھی حاضری اور گزارشات پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔

۸/ستمبر کو ہم نے خود مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ حنفی دیوبندی کے زیر اہتمام "تحفظ ختم نبوت سیمینار" کا پروگرام تشکیل دے رکھا تھا، بحمد اللہ تعالیٰ! ہمارے ہاں یہ روایت قیام پاکستان سے بھی پہلے سے چلی آرہی ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ ہو، ناموس رسالت کے تحفظ کی بات ہو یا کوئی اور دینی یا قومی مسئلہ ہو ہماری دعوت پر شہر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام تشریف لاتے ہیں اور ہم مل جل کر باہمی ربط و تعاون کے ساتھ مشترکہ جدوجہد کی کوئی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

یہ سیمینار بھی اسی سلسلہ کی کڑی تھا اور دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث مکاتب فکر کے ساتھ ساتھ جماعت اسلامی کے راہنماؤں نے اس میں شرکت کی بلکہ سیمینار کی صدارت بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا خالد حسن مجددی نے کی جو دینی، قومی تحریکات میں ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں اور انہوں نے اپنے خطاب میں مجھ سے شکوہ کیا کہ اس دفعہ اس نوعیت کا مشترکہ اجتماع کرنے میں میری طرف سے بہت تاخیر ہوئی ہے جس پر مجھے باقاعدہ معذرت کرنا پڑی۔

"ختم نبوت سیمینار" سے مولانا خالد حسن مجددی، مولانا قاری زاہد سلیم، مولانا اظہر حسین فاروقی، مولانا حافظ محمد عمران عریف، مولانا مشتاق احمد چیمہ، مولانا محمد ریاض خان سواتی، مولانا سید غلام کبریا شاہ، مولانا حافظ محمد عارف اور راقم الحروف کے علاوہ بہت سے سرکردہ علماء کرام نے خطاب کیا جبکہ نواسہ امیر شریعت مولانا پیر سید کفیل شاہ بخاری مہمان خصوصی تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں تحریک ختم نبوت کے مختلف ادوار کا ذکر کیا اور کہا کہ ہر دور میں تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کرام تحریک ختم نبوت میں شریک رہے ہیں اور اس تحریک میں سب کا کردار نمایاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی تحریک ختم نبوت اور دیگر دینی و ملی تحریکات میں مثبت پیش رفت کے لئے ضروری ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور دینی کارکن مشترکہ جدوجہد کا ماحول پیدا کریں اور ماضی کی روایات کو زندہ رکھیں۔

سیمینار میں ایک قرارداد کے ذریعہ صوبہ خیبر پختونخوا میں ایک قادیانی وکیل کو ایڈووکیٹ جنرل مقرر کرنے کے فیصلے پر احتجاج کرتے ہوئے صوبائی حکومت سے یہ فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ سیمینار میں شہر کے سینکڑوں علماء کرام اور کارکنوں نے شرکت کی جبکہ جمعیۃ اہل السنۃ کے راہنماؤں حاجی عثمان عمر ہاشمی، چوہدری بابر رضوان باجوہ اور مفتی محمد نعمان نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۳/ستمبر ۲۰۱۳ء)

شہدأ ختم نبوت کو خراج تحسین

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ فیڈرل بی ایریا کے زیر اہتمام ۱۳/ستمبر ۲۰۱۳ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء مدرسہ زکریا الخیریہ میں عظیم الشان "تحفظ ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام مجید کی سعادت حافظ سہیل نے جبکہ نعت شریف پیش کرنے کی سعادت محمد شیراز عثمانی نے حاصل کی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد غفران نے انجام دیئے۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے جانشین مولانا صاحبزادہ محمد یحییٰ لدھیانوی، کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ اور مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بیانات کئے۔ علماء کرام نے اپنے بیان میں کہا کہ آج ہم تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہدأ ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے یہاں جمع ہیں، جنہوں نے سب کچھ لٹا کر عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی۔ یہ انہیں کی قربانیوں کا ثمرہ ہے کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ان اکابرین کی روحوں سے آج ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ سب کچھ قربان کر دیں گے لیکن ختم نبوت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔ انشاء اللہ!

حج میں تاخیر کے حیلے بہانے!

مفتی محمد رضوان، راولپنڈی

بہت سے لوگوں پر حج فرض ہو چکا ہوتا ہے، لیکن وہ حج ادا کرنے میں بہت غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس بارے میں بے شمار حیلے بہانے اور مختلف تاویلیں پیش کرکے جان بچانے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ یہ تاویلیں اور بہانے اللہ کی پکڑ اور آخرت کی رسوائی سے نہیں بچاسکتے۔ خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ جب کسی شخص کو اتنی استطاعت حاصل ہوجائے کہ وہ حج کرسکے تو اس پر فوراً حج فرض ہوجاتا ہے، جس کے بعد بلاشرعی معقول عذر کے تاخیر یا ٹال مٹول کرنے سے انسان گناہگار ہوتا ہے اور خدانخواستہ حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہوگیا تو پھر بہت وبال کا اندیشہ ہے۔

حج فرض ہوجانے کے بعد حج کرنے سے پہلے فوت ہوجانے پر احادیث میں بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ کسی انسان کو معلوم نہیں کہ وہ کتنے عرصہ زندہ رہ سکے گا اور آئندہ اس کو حج کرنا نصیب بھی ہوسکے گا یا نہیں بلکہ آئندہ سال مال بھی ہوگا یا نہیں، لہٰذا حج فرض ہونے کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو یہ فریضہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا چاہئے۔“ (ابوداؤد)

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: فرض حج میں جلدی کرو، نہ معلوم کیا بات پیش آجائے۔“

(رواہ ابوالقاسم اصبہانی، الترغیب والترہیب، ج:۲، ص:۱۰۹، کنزالعمال، ج:۵، ص:۲۳)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ حج میں جلدی کرو کسی کو بعد کی کیا خبر ہے کہ کوئی مرض پیش آجائے یا کوئی اور ضرورت درمیان میں لاحق ہوجائے۔ ایک اور حدیث ہے کہ حج نکاح سے مقدم ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس کو حج کرنا ہے جلدی کرنا چاہئے، کبھی آدمی بیمار ہوجاتا ہے، کبھی سواری کا انتظام نہیں ہوتا، کبھی اور کوئی ضرورت لاحق ہوجاتی ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حج کرنے میں جلدی کرو نہ معلوم کیا عذر پیش آجائے۔ (کنزالعمال)

ان احادیث کی بناء پر ائمہ میں سے ایک بڑی جماعت کی تحقیق یہ ہے کہ جب کسی شخص پر حج فرض ہوجائے تو اس کو فوراً ادا کرنا واجب ہے تاخیر کرنے سے گناہگار ہوتا ہے۔ (فضائل حج)

کیا حج بڑھاپے میں کرنے کا کام ہے؟

بہت سے حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ حج بڑھاپے کی عمر میں کرنے کا کام ہے، لہٰذا جوانی میں یا جب تک عمر کا ایک بڑا حصہ نہ گزر جائے اس وقت تک حج کرنے کی ضرورت نہیں، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ حج کا عمر کے کسی خاص حصہ سے تعلق نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق حج کی استطاعت اور قدرت سے ہے، بالغ ہونے کے بعد سے جب بھی کسی کو استطاعت حاصل ہوجائے یہ فریضہ ذمہ میں لازم ہوجاتا ہے، جس طرح نماز اور روزہ بالغ ہوتے ہی انسان کے ذمہ ہوجاتے ہیں اور اگر انسان زکوٰۃ کے نصاب کا مالک ہو تو زکوٰۃ بھی فرض ہوجاتی ہے، اسی طرح بالغ ہونے کے بعد جب بھی حج کی استطاعت ہو تو حج کا فریضہ عائد ہوجاتا ہے۔

اور غور کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ حج کا اصل مزہ جوانی ہی میں ہے، ایک تو اس وجہ سے کہ حج میں جسمانی محنت اور مشقت پیش آتی ہے بلکہ حج کے احکام اسی وقت ذوق وشوق اور زندہ دلی کے ساتھ ٹھیک ٹھیک طریقہ پر انجام دیئے جاسکتے ہیں، جبکہ انسان اس کا متحمل ہو اور انسانی قویٰ اور اعضاء مضبوط ہوں اور یہ بات عام طور پر جوانی میں ہی انسان کو حاصل ہوتی ہے نہ کہ بڑھاپے میں اور بڑھاپے میں بھی اگرچہ انسان کسی نہ کسی طرح حج کر ہی لیتا ہے لیکن بہت سے کاموں کو ذوق وشوق کے ساتھ کرنے کی صرف حسرت ہی دل میں رہ جاتی ہے۔

دوسرے اس وجہ سے کہ حدیث شریف میں جوانی کی عبادت کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور جوانی کے زمانے کی عبادت پر بڑے فضائل اور خوشخبریاں سنائی گئی ہیں۔

تیسرے اس وجہ سے کہ اگر اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ صحیح طریقہ پر حج کیا جائے تو تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ وہ انسان کے دل ودماغ میں ایک خاص انقلاب پیدا کرتا ہے جس سے انسان کے دل

میں نرمی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ خصوصی تعلق اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے، جس کے نتیجہ میں انسان کے لئے گناہوں، جرائم اور بدعنوانیوں سے بچنا آسان ہوجاتا ہے اور دل ودماغ کی اس تبدیلی کی ضرورت بڑھاپے کی بہ نسبت جوانی میں زیادہ ہوتی ہے۔ ایک تو اس لئے کہ جوانی میں نفس وشیطان کا غلبہ اور گناہوں کے ارتکاب کی طاقت زیادہ ہوتی ہے، بڑھاپے میں تو انسان کے اعضاء ویسے ہی جواب دے دیتے ہیں اور بہت سے گناہوں سے بچنا اس کے لئے خودبخود آسان ہوجاتا ہے، قبر میں پیر لٹک جانے کے اور گناہوں سے پیٹ بھر لینے کے بعد تو ویسے بھی نیکیوں کی طرف توجہ ہونے لگتی ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

یعنی: ”بڑھاپے میں تو ظالم بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے، پیغمبروں کا شیوہ یہ ہے کہ جوانی میں ظلم اور گناہ سے توبہ کی جائے۔“

دوسرے اس لئے اگر حج کی برکت سے جوانی میں ہی کسی کو ہدایت مل جائے تو پھر آنے والی زندگی میں خیر کی امید زیادہ ہوتی ہے اور بڑھاپے تک کے لمبے عرصہ کی زندگی کا رخ اچھائی کی طرف مڑ جاتا ہے، لہٰذا حج فرض ہوجانے کے بعد جوانی ہی میں بڑھاپے کا انتظار کئے بغیر جلد از جلد حج کا فریضہ سرانجام دینا چاہئے۔

حج سے پہلے نماز، روزہ کا بہانہ:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حج پر اس وقت جانا چاہئے کہ جب پہلے سے نماز، روزہ کے پابند ہو جائیں اور وہ اسی خیال میں ایک عرصہ گزار دیتے ہیں، نہ انہیں نماز، روزے کی پابندی کی سعادت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی حج کی۔ اس بارے میں ان لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ اول تو آپ کو نماز روزے کی پابندی سے کس نے منع کیا ہے جو پابندی نہیں کرتے؟ کیا ابھی نماز، روزہ فرض نہیں ہوا؟ اور اگر فرض ہوچکا ہے تو پھر کیا رکاوٹ ہے؟ آج ہی سے اس کی پابندی شروع کردیجئے، پھر حج نہ کرنے کا کیا عذر ہوگا؟ دوسرے حج علیحدہ سے فرض ہے اور نماز، روزہ علیحدہ سے فرض ہیں، ایک کی وجہ سے دوسرے کو چھوڑنا کہاں کی عقلمندی ہے؟ یہ تو ایسا ہی ہوا جیسا کہ ایک شخص کو پیاس بھی لگی ہوئی ہو اور بھوک بھی لگی ہو اور پانی اور کھانے دونوں چیزوں کا بندوبست بھی ہو، لیکن وہ شخص نہ پانی پیتا ہے اور نہ ہی کھانا کھاتا ہے، جب اس کو بھوک کا علاج بتایا جاتا ہے کہ کھانا کھاؤ تو وہ جواب میں کہے کہ پہلے پانی پی لیں پھر کھانا کھائیں گے، لیکن پانی بھی نوش نہیں فرماتے، ظاہر ہے کہ ایسے شخص کو یہی کہا جائے گا کہ آپ کو پانی سے کس نے منع کیا ہے؟ اور اگر آپ پانی نہیں پیتے تب بھی کھانے کی ضرورت اپنی جگہ ہے اور پانی کی ضرورت اپنی جگہ۔ بس اسی مثال سے واضح ہوا کہ اصل بات یہ ہے کہ حج کرنا نہیں چاہتے ورنہ تو حج کا فرض ہونا نہ تو نماز، روزے کی پابندی پر موقوف ہے اور نہ ہی نماز، روزے کا حج سے پابند ہونا اختیار سے باہر ہے۔

حج کے بعد گناہ نہ ہوجانے کا بہانہ:

بعض لوگ حج فرض ہوتے ہی فوراً اس لئے حج پر نہیں جاتے کہ حج کے بعد پھر کوئی گناہ نہ ہوجائے، لہٰذا پہلے ہر قسم کے گناہوں سے فارغ ہوجائیں پھر زندگی کے آخری دنوں میں حج کریں گے تاکہ بعد میں پھر کوئی گناہ نہ کریں۔ یاد رکھئے کہ یہ بھی نفس و شیطان کا سکھایا ہوا صرف ایک بہانہ ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ زندگی کے کتنے ایام باقی ہیں اور کب موت آجائے گی۔ اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان ہر وقت کو اپنی زندگی کے آخری ایام سمجھے اور اگر خدانخواستہ زندگی کے آخری ایام کا انتظار کرتے کرتے موت آگئی تو پھر کیا ہوگا؟ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ حج کر لینے کے بعد گناہ کرنے کا اختیار اور خواہش بالکل ختم نہیں ہوجاتی بلکہ وہ تو مرتے دم تک برقرار رہتی ہے اور حج کرنے کے بعد بھی گناہ سے بچنے کے لئے اپنے اختیار کو استعمال کرنا پڑتا ہے ورنہ کتنے لوگ ایسے ہیں کہ آخری عمر میں بھی حج کرکے گناہوں سے نہیں بچتے تو جس طرح حج کے بعد اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کے لئے اپنے ارادہ اور اختیار کو استعمال کرنا پڑتا ہے وہ ارادہ اور اختیار تو اللہ تعالیٰ نے آج بھی دیا ہوا ہے، اس کو استعمال کیجئے اور آج ہی سے گناہوں کو چھوڑ دیجئے اور سچی و پکی توبہ کرکے حج کے لئے تشریف لے جائیے اور اگر بالفرض آج گناہ نہیں چھوڑتے تب بھی اس کے انتظار میں حج کو موخر نہ کیجئے، کیا معلوم اللہ تعالیٰ حج کے فریضہ کی برکت سے گناہ چھوڑنے کی ہمت عطا فرمادیں اور اگر بعد میں بھی گناہ نہیں چھوٹے تب بھی حج ادا کرنے سے کم از کم ایک بڑے گناہ (حج نہ کرنے) سے تو چھٹکارا ہو ہی جائے گا، یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ نہ دوسرے گناہ چھوڑیں اور اس سے بڑھ کر مزید گناہوں کا ذخیرہ جمع کرتے چلے جائیں۔

پہلے کچھ کھا کما لیں:

بعض لوگ حج کے بارے میں یہ بہانہ کرتے ہیں کہ یہ وقت کھانے کمانے کا ہے، پہلے کچھ کھا کما لیں پھر حج کریں گے۔ یہ بھی نفس وشیطان کا دھوکا ہے، ایسے لوگ اصل میں یہ سمجھتے ہیں کہ حج سے پہلے کاروبار میں دھوکا، فریب، جھوٹ، سود، رشوت، کم تولنا، کم ناپنا، نقلی کو اصلی بتا کر بیچنا سب چلتا ہے۔ حج سے آنے کے بعد اگر یہ گناہ کئے تو بڑی بدنامی ہوگی، لوگ کہیں گے حاجی صاحب ہوکر ایسا کام کرتے ہیں، اس لئے وہ جوانی میں حج نہیں کرتے اور جب بوڑھے ہوجائیں گے اور کسی قابل نہ رہیں گے تو حج کرنے جائیں گے تاکہ واپس

آنے کے بعد حج کی نیک نامی باقی رہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس دھوکا سے بچیں اور مذکورہ گناہوں سے توبہ کریں اور صحت و جوانی میں حج کریں۔

گھر میں حج کا ماحول نہیں:

بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ حج فرض ہونے کے باوجود ٹال مٹول کرتے رہتے ہیں اور جب حج کی بات آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ماحول نہیں ہے، اس قسم کی ہمارے یہاں باتیں نہیں ہوتیں اور جب تک ماحول نہ ہو ایسا کرنے کا فائدہ کیا؟ حالانکہ وہ ہر سال تمام بچوں اور گھر والوں کے ساتھ مع ملازمین مری اور سوات گھومنے جائیں گے۔ سنگاپور، پیرس، اور لندن جائیں گے لیکن نہیں جائیں گے تو حج کے لئے نہیں جائیں گے۔ حج کے لئے ماحول نہ ہونے کا بہانہ کریں گے، مگر یہ بہانہ آخرت میں نہ چل سکے گا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے گا۔ سوچ لیں! کیا گھر کا ماحول خراب ہونا حج فرض ہونے میں مانع ہے؟ اور کیا گھر کا ماحول شریعت کے مطابق کرنا ضروری نہیں۔

پہلے والدین کو حج کرانا:

بعض گھرانوں میں یہ رواج بھی دیکھنے میں آیا کہ جب تک گھر کا بڑا فرد حج نہ کرلے، اس وقت تک چھوٹے حج کرنا ضروری نہیں سمجھتے بلکہ بعض گھرانوں میں اس کو ایک عیب سمجھا جاتا ہے کہ چھوٹا بڑے سے پہلے حج کر آئے، حالانکہ دوسری عبادتوں یعنی نماز، روزے اور زکوٰۃ کی طرح حج بھی ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر شخص پر انفرادی طور سے عائد ہوتا ہے خواہ کسی دوسرے نے حج کیا ہو یا نہ کیا ہو، اگر گھر کے کسی چھوٹے فرد کے پاس حج کی استطاعت ہے تو اس پر حج فرض ہے، اگر بڑے کے پاس استطاعت نہ ہو یا استطاعت کے باوجود وہ حج نہ کر رہا ہو تو نہ اس سے چھوٹے کا فریضہ ساقط ہوتا ہے، نہ اسے موخر کرنے کا کوئی جواز پیدا ہوتا ہے۔

بیوی یا والدہ کو ساتھ لے جانے کا عذر:

بعض لوگ وہ ہیں جن پر حج فرض ہے اور ان کے پاس اس قدر پیسے ہیں جس سے وہ خود تو حج کرسکتے ہیں البتہ اپنی بیوی یا والدہ کو حج پر لے جانے کی استطاعت نہیں رکھتے، لیکن وہ بیوی یا والدہ کے اصرار کی وجہ سے یا اپنی مرضی سے اس انتظار میں رہتے ہیں کہ جب بیوی یا والدہ کو ساتھ لے جانے کے قابل ہوں گے اس وقت میاں بیوی یا والدہ کو لے کر دونوں ساتھ حج کرنے جائیں گے۔ واضح رہے کہ بیوی یا والدہ کو ساتھ لے جانے کے انتظار میں حج کو موخر کرنا درست نہیں اور بیوی یا والدہ کو بھی اپنی وجہ سے شوہر یا بیٹے کو حج فرض ادا کرنے سے روکنا درست نہیں۔ خاوند کو چاہئے کہ اس وقت وہ خود حج ادا کرے پھر بعد میں اللہ تعالیٰ توفیق دیں تو بیوی کو بھی حج کرادے۔

اپنی شادی کا بہانہ:

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تک انسان کی شادی نہ ہوجائے اس وقت تک حج فرض نہیں ہوتا خواہ کوئی عاقل بالغ ہوگیا ہو اور کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو، یہ بھی جہالت ہے کیونکہ حج فرض ہونے کا شادی بیاہ سے تعلق نہیں، لہٰذا اگر کسی شخص پر حج فرض ہوگیا ہو لیکن وہ غیر شادی شدہ ہو تب بھی اس کو حج کرنا فرض ہے بلکہ ایک حدیث میں تو یہاں تک بھی ہے کہ حج نکاح سے مقدم ہے، لہٰذا شادی کے انتظار میں حج کو موخر کرنا گناہ ہے اور اگر کوئی سنت کے مطابق نکاح کا بندوبست کرے تو نکاح بھی جلدی ہوسکتا ہے اور خدانخواستہ بغیر حج کئے فوت ہوگیا تو آخرت میں مواخذہ کا اندیشہ ہے اور کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ اپنی شادی تک زندہ بھی رہ سکے گا یا نہیں، پھر اگر شادی اور حج دونوں سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہوگیا تو اس کی مثال ایسی ہی ہوگی:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے ہم

بچیوں کی شادی کا مسئلہ:

کچھ لوگ یہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ بھائی پہلے ہی بچیاں سیانی گھر بیٹھی ہیں پہلے ان کی شادی کے فرض سے سبکدوش ہوجائیں باقی چیزیں بعد کی ہیں۔ بچیوں کی شادی سے فراغت کے بعد حج کا پروگرام بنائیں گے جبکہ بچیوں کی ابھی نہ منگنی ہوئی ہے نہ سامنے کوئی رشتہ ہے اور کچھ معلوم نہیں کب ان کی شادی ہوگی یا اگر منگنی ہو بھی گئی تو بھی نکاح رخصتی وغیرہ باقی ہے اور اس فریضے کو پہلے ادا کرنا ضروری ہے، حالانکہ شرعاً یہ بھی حج کی تاخیر کے لئے عذر نہیں ہے۔ اس لئے ان کے نکاح کے انتظار میں حج فرض کو موخر کرنا درست نہیں، ان کی حفاظت کا تسلی بخش انتظام کرکے حج کے لئے جانا چاہئے۔

بچوں کو کس کے حوالے کریں؟

بعض لوگ خصوصاً عورتیں یہ بہانہ بناتی ہیں کہ ابھی بچے چھوٹے ہیں اور ہم نے کبھی بچوں کو اکیلا نہیں چھوڑا، انہیں اکیلا چھوڑ کر کیسے جائیں؟ یہ بھی محض ایک بہانہ ہے، ان کو اگر کسی دوسری جگہ کا سفر پیش آجائے یا کسی مرض کی وجہ سے ہسپتال جانا پڑے تو اس وقت چھوٹے بچوں کا سب انتظام ہوجاتا ہے، جب وہاں انتظام ہوسکتا ہے تو حج کے لئے جانے پر بھی انتظام ہوسکتا ہے۔ اس لئے بچوں کی حفاظت کا مناسب بندوبست کرکے حج ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے (البتہ اگر بچوں کی حفاظت کا مناسب انتظام نہ ہوسکے جس کی وجہ سے ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو اور ساتھ لے جانا بھی مشکل ہو تو پھر اپنے حالات کے مطابق معتبر اہل فتویٰ سے رجوع کرنا چاہئے)۔

کاروبار کس کے حوالے کریں؟

کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ چونکہ بچے

بھی چھوٹے ہیں اور کاروبار کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے، اس لئے بچے جب بڑے ہوجائیں گے اور کاروبار سنبھال لیں گے تو پھر حج پر جائیں گے۔ یہ بھی محض نفس کا بہانہ اور حج کرنے سے جی چرانا ہے، نہ معلوم کب بچے بڑے ہوں اور کب وہ کاروبار سنبھالیں، اگر بچوں کا پہلے ہی انتقال ہوگیا یا بڑے میاں کا وقت پہلے ہی آگیا تو پھر حج کا کیا ہوگا؟ بہرحال کسی قابل اعتماد شخص کو کاروبار سپرد کرکے حج کے لئے جائیں اور اگر کوئی بھروسہ کا آدمی نہ ملے تو دکان بند کرکے حج کے لئے جائیں۔

حج کے بجائے عمرہ کرنا:

بعض لوگوں پر حج فرض ہوجاتا ہے ان کے پاس مال ودولت کا ڈھیر جمع رہتا ہے لیکن یہ لوگ حج کا فریضہ ادا نہیں کرتے، البتہ یہ لوگ عمروں پر عمرے کرتے رہتے ہیں، حالانکہ جس شخص پر حج فرض ہوجائے اس کو حج کرنا چاہئے، عمرہ بھی اپنی جگہ بہت بڑی سعادت ہے، مگر یہ حج کا متبادل نہیں، لہٰذا عمرہ کا اتنا اہتمام کرنا اور اس کے مقابلے میں فرضیت کے باوجود حج کرنے کا اہتمام نہ کرنا بہت غلط بات ہے۔

لہٰذا جس شخص پر شرعی اصولوں کی روشنی میں حج فرض ہوچکا ہو اسے جلد از جلد یہ فریضہ ادا کرنا چاہئے اور نفسانی، شیطانی ورواجی حیلے بہانوں سے بچنا چاہئے، ورنہ قیامت کے روز یہ بہانے اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور آخرت کی رسوائی سے نہیں بچاسکتے۔ (ماہنامہ انوار مدینہ، لاہور)

اشعارِ ختم نبوت

انتخاب: مولانا ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، مدینہ منورہ

یوں تو سارے نبی ہیں مکرم مگر سرور انبیاء کی عجب شان ہے
کرنے والے ثناء ان کی کریں مگر، ان کی عظمت پہ ہر عقل حیران ہے
اِک وہی ذات عالی ہے صادق امیں ﷺ ہے انہی کا لقب خاتم المرسلین
اے ولی ہیں وہی سید العالمین ﷺ ان کی الفت ہی بس اپنا ایمان ہے
(ولی عظیم آبادی)

سُب نبیوں میں افضل وہ ہیں کیا رتبہ ہے اللہ اللہ
سب نبیوں میں وہ ہیں خاتم صلی اللہ علیہ وسلم
رُشد وہدایت ان سے ملی ہے ان کے در سے سب کو ملی ہے
مرکز ایمان، ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
(مفتی رشید احمد لدھیانویؒ)

محبت کی الف بے تے سے جو واقف نہیں ہوتے
وہ کیوں آئے ہیں محفل میں جہاں پر تھے وہیں ہوتے
ہمیں ذلت کا کرنا ہی نہ پڑتا سامنا ہرگز
اگر پیش نظر اقوال ختم المرسلیں ﷺ ہوتے
(انیس الہ آبادیؒ)

ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سر دار کہیں گے
جب تک بھی دہن میں ہے زباں سینے میں دل ہے
کاذب کی نبوت کا ہم انکار کریں گے
(سید امین گیلانیؒ)

یوں عشق کی تکمیل مسلمان کریں گے
اس جانِ دو عالم ﷺ پر فدا جان کریں گے
کافر ہے جسے ختم نبوت کا ہو انکار
روکے گا ہمیں کون یہ اعلان کریں گے
(سید امین گیلانیؒ)

دیکھو گے بُرا حال محمد ﷺ کے عدو کا
منہ پر ہی گرا جس نے بھی مہتاب پر تھوکا
مایوس نہ ہوں ختم نبوت کے محافظ
نزدیک ہے انجام شہیدوں کے لہو کا
(سید امین گیلانیؒ)

رسول پاک ﷺ ختم المرسلیں ہیں جو نہ مانے گا
وہ بے ایمان ہے میں اہلِ ایماں کو بتاؤں گا
اگر چڑتے ہیں کافر نعرۂ ختم نبوت سے
میں یہ نعرہ لگاتا ہوں میں یہ نعرہ لگاؤں گا
(سید امین گیلانیؒ)

۷ر ستمبر.... امت مسلمہ اور حکمرانوں کی ذمہ داریاں!

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا سمیع الحق (چیئرمین دفاع پاکستان کونسل)

مولانا امین احسن اصلاحی (بانی تحریک اسلامی پاکستان)

میرے نزدیک قادیانی اقلیت کے حقوق کے سزاوار تو نہیں تھے لیکن ہمارے ملک میں شرعی قوانین نافذ نہیں ہیں، اس وجہ سے بالفعل مسئلہ کا ممکن حل یہی تھا۔ یہ نرم سے نرم سلوک ہے جو ان کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اگر قادیانیوں نے اس کی قدر کی تو وہ اپنے لئے اس ملک میں امن کی زندگی کی گنجائش پیدا کرلیں گے اور اگر اس رعایت سے انہوں نے غلط فائدے اٹھانے کی کوشش کی تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہوسکتے ہیں۔ ان خطروں کے سدباب کی واحد شکل یہ ہے کہ مسلمان برابر بیدار رہیں۔

مولانا محمد شفیعؒ (مفتی اعظم پاکستان)

آج اگر حضرت انور شاہ کشمیری صاحبؒ اور ان کے کاروانِ حق کے دوسرے رفقاء ہوتے تو ان کی مسرت کا کیا عالم ہوتا؟

اس کامیابی کے بعد اہم ترین سوال یہ ہے کہ اب مسلمانوں کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے؟ جو لوگ اس کامیابی کے نشے میں اس اہم سوال کو پس پشت ڈال دیں گے یا اس کے جواب میں سنجیدگی، ہوش مندی اور اخلاص عمل پر کاربند نہیں ہوں گے وہ اس کامیابی کے تمام اثرات پر پانی پھیر دینے کے مرتکب ہوں گے۔

منفی مرحلہ طے ہوا مثبت باقی ہے

سب سے پہلے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو بندے راہ حق سے بھٹک کر قادیانیت کے دام میں آئے ہوئے ہیں۔ انہیں انتہائی حکمت، دردمندی، دلسوزی اور پیغمبرانہ دعوت و تبلیغ کے ذریعے واپس لانے کی کوشش کی جائے۔ قادیانی مذہب کے بہت سے متبعین ایسے ہیں جنہیں یہ مذہب اپنے ماں باپ یا ماحول سے ورثے میں ملا ہے اور انہیں اس کی سنگین گمراہیوں سے آگاہ ہی نہیں ہونے دیا گیا اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس مذہب کو ایک فرقہ وارانہ مسلک سمجھا۔ کسی دنیوی مفاد کی خاطر اس مذہب کے پیرو ہوگئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہمدردی، ملاطفت اور مخلصانہ دعوت کے ذریعہ حقیقت حال سے آگاہ کرنے اور خدا کا خوف دلانے کی ضرورت ہے۔

اگر حکمت' اخلاص اور سچے جذبہ دعوت کے ساتھ یہ کام کیا گیا تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد مسلمان ہوسکے گی۔

دوسری طرف حکومت کے کرنے کا کام یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے، ان کی وہ رعایتیں ختم کرے جو ماضی میں انہوں نے ناجائز طور پر حاصل کی تھیں۔ ملازمتوں میں ان کی آبادی کے تناسب کو ملحوظ رکھے۔ انہیں بحیثیت مسلمان تبلیغ کرنے سے روکے اور غیر ممالک میں سفارت خانوں کے ذریعے ایسا لٹریچر تقسیم کرائے جو پارلیمنٹ کے حالیہ بل کی تشریحات پر مشتمل ہو۔

مولانا عبدالقدوس ہاشمی (فاضل دیوبند)

قادیانیوں نے دشمنان اسلام کی حمایت اور اعانت سے ساری دنیا تو نہیں مگر بہت سے ملکوں میں اپنے اثرات کا زہر پھیلا دیا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ہم بھی اس زہر کا تریاق لے کر مختلف ملکوں میں پھیل جائیں اور ان کے سیاسی اور دینی زہر کا مقابلہ کریں۔ میرے خیال میں کرنے کا یہ ایک ضروری کام ہے افریقہ کے دو ملکوں کو اس تریاق کی شدید ضرورت ہے ایک نائیجیریا اور دوسرا مشرقی افریقہ۔ اسی طرح جنوب مشرقی ایشیاء کے دو ممالک ملیشیا اور انڈونیشیا کی طرف فوری توجہ کی شدید ضرورت ہے۔

اقلیتوں کی حفاظت اور ان کے عمرانی حقوق کی صیانت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ہم ان لوگوں کو کھلی چھٹی دیدیں جو نہ وطن کے وفادار ہیں اور نہ دین حق کے۔ مسلمانوں سے زیادہ اقلیتوں کے حق میں نرم اور وسیع الصدر دنیا کی کوئی دوسری قوم نہیں ہے۔ لیکن کسی اقلیت کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ فتنہ اختلاف پیدا کرے اور مسلمانوں کی اجتماعی طاقت کے خلاف دشمنان دین سے مل کر سازش کرتی رہے۔ مسلمانوں کو کسی مرحلہ پر غافل نہیں ہونا چاہئے۔ ہر وقت چوکنا رہنا چاہئے۔ پاکستان میں قادیانیوں کے اندر تبلیغ دین کا وسیع انتظام کیا جائے بہت سے قادیانی مسلمان ہونے کو تیار ہو جائیں گے ان بیچاروں کو خرافات مرزا کی خبر نہیں ہے وہ یہ سمجھتے ہیں یہ بھی پیری مریدی کے دیگر سلسلوں کی طرح کوئی سلسلہ ہے اور جب وہ یہ جان لیں گے کہ یہ اسلام نہیں بلکہ ایک بالکل علیحدہ دین و مذہب ہے تو امید ہے کہ بہت سے تائب ہو کر ایمان لے آئیں گے۔

مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی (فاضل دیوبند)

فیصلہ کے تقاضوں کو بروئے کار لایا جائے:

میری مراد اس فیصلہ کے تقاضوں سے یہ ہے کہ اب فوری طور سے حکومتی سطح پر

(1) ان غیر مسلموں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔

(2) ان کے اوقاف حکومت کے قبضہ میں لے لئے جاویں۔

(3) ان کے اسلامی نام انجمن حمایت اسلام وغیرہ قانوناً ممنوع قرار دیئے جاویں۔ ایک غیر مسلم کا اسلام کی حمایت کے نام سے کام کرنا پرلے درجہ کا دجل نہیں تو کیا ہے؟

(4) اسلامی شعائر از قسم اذان مسجد وغیرہ کا استعمال یہ غیر مسلم ہرگز نہ کر سکیں۔

(5) اور ان کے نیم فوجی تنظیمیں بلا کسی تاخیر ممنوع قرار دیئے جاویں۔

تبلیغی طور پر مرزائے قادیانی کی ننگ انسانیت زندگی کو خاص طور پر تعلیم یافتہ طبقہ میں ننگا کیا جائے اور (تجویز) عربی مدارس میں اور نہیں تو بلا کسی تاخیر القادیانی والقادیانیہ قسم کے کتابوں کو داخل نصاب کیا جائے کم از کم وفاق المدارس کے امتحان میں اس کا امتحان لازمی ہو۔ تقابل ادیان کے نام سے وفاق کے امتحان میں ایک پرچہ کا اضافہ ہو اور جب تک کوئی مستقل کتاب اس عنوان پر شائع ہو کر شریک نصاب نہیں کر لی جاتی جس میں مرزائیت، مسائیت، اباحیت اور اسلامی معاشی، اقتصادی اور سیاسی نظام کے منہ آنے والے نظاموں کے اصطلاحات کو منقح کیا گیا ہو ان کے دلائل کو بیان کر کے عقل و نقل سے ان کے تار پود نہ بکھیرے گئے ہوں اس وقت تک صرف اس کتاب کے امتحان پر اکتفا ہو۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ (فرانس)

دیندار لوگوں نے اس کے خلاف تن من دھن سے کام کیا ہے، اس لئے اچھا ہی ہوگا خدا انہیں اجر عظیم دے۔ مگر عالم اسلامی میں دوسرے مسائل ہیں جو اس سے کم اہم نہیں بلکہ شاید یہ اہم تر ہی ہیں۔ ہتھیار بنانے کی جگہ مستعملہ اور فرسودہ ہتھیار خریدنے پر ہم کب تک قانع رہیں گے؟ اشتراکیت والحاد کے مقابلے سے کب تک سوتے رہیں گے؟

مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

زندگی بھر کی تمام خوشیاں بھی اگر جمع کر دی جائیں تو وہ اس خوشی کا مقابلہ نہیں کر سکتیں جو خوشی ۷/ستمبر کو قادیانیوں کے متعلق فیصلہ سے حاصل ہوئی ہے، احقر خوشی کے ان احساسات کو اپنے الفاظ کے قالب میں ڈھال کر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ قادیانیوں کے متعلق یہ ’’تاریخی فیصلہ‘‘ اس صدی کا اہم فیصلہ اور عظیم کارنامہ شمار ہوگا۔

جب تک اس خطرناک اور مہلک فتنہ کا بالکلیہ خاتمہ نہیں ہو جاتا مسلمانوں کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی۔ لیکن اب آئین میں ترمیم ہو جانے کے بعد بہ نسبت عوام کے حکومت کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے کہ وہ آئین کے تقاضے پورے کر کے آئین کے احترام کو باقی رکھے۔ قوم نے تحریک کے دوران قادیانیوں کے بائیکاٹ اور آپس میں اتحاد کا جو بے نظیر مظاہرہ کیا ہے مجلس عمل کی سرپرستی میں ان دو کامیاب ’’ہتھیاروں‘‘ کا استعمال اس وقت تک جاری رہنا چاہئے جب تک آئینی ترمیم کے تقاضے مکمل طور پورے نہیں ہو جاتے۔ بیرونی ممالک میں ان کے تعاقب اور احتساب کے لئے ضروری ہے کہ مجلس عمل کی طرف سے ایک موثر وفد اس فیصلہ کے پس منظر اور تفصیلات کی وضاحت کرنے کے لئے فوری طور پر دورہ کرے۔ کیونکہ ظفر اللہ اور دیگر سربرآوردہ قادیانی بیرون ملک خطرناک اور زہریلے پروپیگنڈے میں مصروف ہیں اور اس کا تدارک از حد ضروری ہے۔

ایئر مارشل محمد اصغر خان

قادیانی فتنہ یقیناً ملک کے اندر اور باہر پھیلا ہوا ہے لیکن اس کا مرکزی قلعہ پاکستان میں ہے اگر ترمیم شدہ قانون کی روشنی میں صحیح اور جائز اقدامات کئے جائیں تو یہ قلعہ منہدم ہو سکتا ہے اور بیرون ملک بھی اس کے اثرات بڑی حد تک زائل ہو سکتے ہیں۔ آپ کا خیال درست ہے کہ آئین میں ترمیم کو اپنے منطقی انجام (Logical Conclusion) تک پہنچانا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ اس غرض کے لئے موقع و محل کے اعتبار سے طریقہ کار وضع کیا جا سکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے جو نظریہ پاکستان کے علمبردار اور صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہی کے وفادار ہوں۔

آخری گزارش:

اکابر اور زعماء ملت کے مذکورہ افکار و تاثرات اور گرانقدر تجاویز کے ساتھ ساتھ راقم کی رائے ہے کہ جدید تکنیکی طریقوں سے اس فتنہ کا تعاقب کیا جائے۔ خصوصاً قادیانیوں کے ٹی وی چینل جو اردو، عربی اور انگریزی میں پروگرام نشر کرتے ہیں اور اپنے زہر آلود عقائد و نظریات سے امت مسلمہ میں فساد و انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ لہٰذا پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پر بھی ان کا تعاقب کرنا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ وقتاً فوقتاً ان کے جدید مطبوعات (کتابوں) کا سراغ لگا کر ان پر تنقید لکھنا اور ان کا اصل چہرہ بے نقاب کرنا تمام اہل علم و قلم کی یکساں ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحفظ ختم نبوت کے ادنیٰ سپاہیوں میں شامل فرمائے۔ آمین۔

☆☆.............☆☆

ملعون امریکی پادری کی توہین قرآن کی کوشش ناکام

نائن الیون کی برسی پر فلوریڈا کے پارک میں قرآنی نسخے جلانے جا رہا تھا، پولیس نے ۶ ساتھیوں سمیت گرفتار کر کے گاڑی سے کیروسین میں بھیگے ۲۹۹۸ قرآن پاک برآمد کر لئے، ملزمان کے خلاف صرف فائر ایکٹ کے تحت مقدمے کے اندراج پر مسلمانوں کا احتجاج

علی ہلال

دشمن قرآن ملعون امریکی پادری ٹیری جونز کی جانب سے توہین قرآن کی کوشش ناکام ہوگئی۔ بدبخت شخص بدھ کے روز نائن الیون کی برسی کے موقع پر فلوریڈا میں ایک پارک کے سامنے قرآن پاک کے نسخے نذر آتش کرنا چاہتا تھا۔ قبل از گرفتاری کے خوف سے اس نے اپنے مذموم منصوبے کا اعلان نہیں کیا تھا تاہم خفیہ ذرائع سے اطلاع ملنے پر امریکی پولیس نے ملعون ٹیری جونز کو ۶ ساتھیوں سمیت گرفتار کر کے اس کی گاڑی سے کیروسین آئل میں بھیگے ہوئے قرآن پاک کے ۲۹۹۸ نسخے برآمد کر لئے۔ واضح رہے کہ ۱۲ برس قبل ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی تباہی میں ۲۹۹۸ افراد ہلاک ہوئے تھے اور ملعون پادری اتنی ہی تعداد میں کلام پاک کے نسخے شہید کرنا چاہتا تھا۔ دوسری جانب امریکی پولیس نے ملعون پادری ٹیری جونز کے خلاف صرف غیر قانونی طریقے سے کروسین آئل حاصل کرنے اور آتشیں اسلحہ رکھنے کا مقدمہ درج کیا ہے اور قرآن پاک کی بے حرمتی کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ ملزم کے قبضے سے تیل میں بھیگے ہوئے نسخے برآمد ہوئے تھے۔ ادھر امریکا کی مسلم تنظیموں کی جانب سے گستاخ پادری کے خلاف صرف فائر ایکٹ کے تحت مقدمے کے اندراج پر سخت غم و غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لندن سے شائع ہونے والے عربی جریدے القدس العربی نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ بدنام زمانہ امریکی پادری ٹیری جونز کی جانب سے ۱۱ ستمبر کو ایک بار پھر قرآن کریم کے نسخے جلانے کی مذموم منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ تاہم امریکی ریاست فلوریڈا کی پولیس نے اسے بدھ کے روز اس وقت ۶ ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا جب وہ گاڑی میں بڑی تعداد میں قرآنی نسخے لے کر ایک پارک کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس بار ملعون نے ۲۹۹۸ قرآن پاک کے نسخے جلانے کی تیاری کی تھی، جس کے ذریعے وہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بتانا چاہتا تھا۔ لیکن ایک خفیہ اطلاع پر پولیس نے اسے پکڑ لیا۔ رپورٹ کے مطابق گرفتار شدگان میں ملعون پادری ٹیری جونز، اس کا ساتھی پادری مرون سیپ اس کی بیوی اور چار دیگر افراد شامل ہیں۔ ان ملزمان نے اعتراف کیا ہے کہ وہ اتنی بڑی تعداد میں قرآن کے نسخوں کو نذر آتش کرنے کے لئے لے جا رہے تھے۔ فلوریڈا پولیس کے مطابق مٹی کے تیل میں بھیگے ہوئے قرآن پاک ایک گاڑی کی ڈکی میں رکھے تھے جسے ٹیری جونز ڈرائیو کر رہا تھا۔ ملعون ٹیری جونز کا کہنا ہے کہ وہ ان نسخوں کو جلا کر ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں مرنے والوں کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنا چاہتا تھا۔ رپورٹ کے مطابق ملعون پادری کے ساتھ ناپاک منصوبے میں کئی دیگر افراد بھی شریک تھے، جنہوں نے اسے اتنی بڑی تعداد میں قرآنی نسخے فراہم کئے۔ تاہم پولیس نے ملعون پادری سمیت ۶ افراد کو گرفتار کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ملعون ٹیری جونز کے ساتھ گرفتار ہونے والا پادری مرون سیپ اور اس کی بیوی اسٹفین سیپ ٹیری جونز کے خاص چیلے ہیں۔ مرون سیپ "چرچ آف دی ڈیو، ورلڈ فیڈریشن" کا رکن ہے، جس کی بنیاد ٹیری جونز نے ۱۹۸۵ء میں جرمنی میں ڈالی تھی۔ مرون سیپ اس سے قبل ۱۱ ستمبر ۲۰۱۰ء کو قرآن پاک جلانے کی ناکام کوشش میں بھی ٹیری جونز کا شریک جرم تھا۔ عربی جریدے کی رپورٹ کے مطابق ملزمان نے فلوریڈا کے علاقے ٹمپا

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:2545573

(Tampa) میں واقع مولبرل (Molbral) کے ایک پارک میں ان نسخوں کو نذر آتش کرنا تھا۔ ملزمان نے اپنی کارروائی سے کچھ دیر قبل ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو فون کرکے بلایا تھا تاکہ ان کی اس قبیح حرکت کو دنیا بھر میں دکھایا جاسکے۔ اسٹفین کے مطابق اس کارروائی کی تیاری کے لئے انہیں کئی دن صرف کرنا پڑے۔ کیونکہ فلوریڈا میں اتنی بڑی تعداد میں قرآنی نسخے جمع کرنا ایک مسئلہ تھا۔ تاہم ٹیری جونز کے بنائے ہوئے انتہا پسند گروپ کے کارکنوں کے تعاون سے یہ ممکن ہوسکا۔ ملزمہ کا کہنا تھا کہ قرآن کے نسخوں کو گاڑی میں رکھنے سے قبل مٹی کے تیل میں خوب بھگویا گیا تھا تاکہ ۲۰۱۰ء کی طرح منصوبہ ناکام نہ ہوجائے۔ واضح رہے کہ ۲۰۱۰ء میں ملعون ٹیری جونز کی جانب سے جب پہلی مرتبہ قبیح کوشش کی گئی تھی تو اس وقت بعض صحافیوں کی مداخلت کے سبب قرآن پاک جلنے سے محفوظ رہا تھا۔ العربیہ کے مطابق امریکی پولیس کی جانب سے درج کی گئی ایف آئی آر میں ٹیری جونز پر غیر قانونی طریقے سے کیروسین آئل حاصل کرکے کھلے عام لے جانے اور آتشیں اسلحہ رکھنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس میں تیل میں بھگو کر قرآنی نسخوں کی توہین کا تذکرہ نہیں ہے۔ القدس نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ یہ منصوبہ خفیہ نہیں تھا بلکہ ٹیری جونز کے گروپ کی جانب سے سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر اس کا اعلان کیا گیا تھا، جبکہ ۱۱ر ستمبر کو ایسے واقعات پر پولیس اور سیکورٹی اداروں کی نظر تھی اور انتہا پسندوں کی اور سرگرمیوں کو مانیٹر کیا جارہا تھا۔ ٹیری جونز کو گرفتار کرنے والے پولیس افسر نے ذرائع ابلاغ سے بات چیت میں اعتراف کیا ہے کہ پولیس نے ٹیری جونز کو پہلے تنبیہ کی تھی کہ وہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے سے گریز کرے۔ جریدے کے مطابق اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیری جونز کی منصوبہ بندی سے قانون نافذ کرنے والے ادارے بے خبر نہیں تھے۔ العربیہ کے مطابق امریکی مسلمانوں میں اس خبر سے غم وغصے کی لہر دوڑ گئی ہے اور امریکا کی تمام مسلم تنظیموں نے ملعون پادری ٹیری جونز اور اس کے ساتھیوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ عربی اخبار کی رپورٹ کے مطابق ملعون پادری ٹیری جونز عدالت سے سزا یافتہ شخص ہے۔ اسے جرمنی کی ایک عدالت نے اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر کا لاحقہ لگانے پر ۳۸ ہزار ڈالر کا جرمانہ کیا تھا، کیونکہ اس کی ڈگری جعلی ثابت ہوئی تھی، جبکہ چرچ آف جرمنی کی فیڈریشن اسے سستی شہرت کا بھوکا شخص قرار دے چکی ہے۔ جرمنی سے دربدری کے بعد ٹیری جونز امریکی ریاست فلوریڈا آگیا اور ایک چھوٹے سے چرچ کا پادری بن گیا۔

(روزنامہ امت کراچی، ۱۳ر ستمبر ۲۰۱۳ء)

ختم نبوت کوئز پروگرام

کراچی (رپورٹ: مولانا عبدالحئی مطمئن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ نارتھ کراچی میں ''یوم ختم نبوت'' کے حوالہ سے ہفتہ ۷ر ستمبر ۲۰۱۳ء کو صبح ۱۱ بجے علاقہ کے معیاری ادارہ ''اقرأ حفاظ گرامر اسکول'' میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کوئز پروگرام منعقد کیا گیا۔ ادارہ میں زیر تعلیم طلبا نے بھرپور حصہ لیا۔ پروگرام مرحلہ وار تھا، پہلے مرحلہ میں چھٹی تا دسویں جماعت تک ہر کلاس کے طلبا کا باہم مقابلہ ہوا۔ دوسرے مرحلہ میں اپنی جماعتوں سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کے مابین مقابلہ ہوا۔ ہر شریک مقابلہ کی خود اعتمادی سے اس کی محنت و تیاری کا خوب اندازہ ہورہا تھا۔ اسی لئے مقابلہ بڑا سخت تھا۔ تیسرے مرحلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے تحریک ختم نبوت اور ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کی عظیم فتح مبین کے حوالہ سے ایمان افروز خطاب اور والہانہ انداز میں مجاہدین ختم نبوت کا تذکرہ کیا۔ مسلمانوں کو اپنی ایمانی ذمہ داری کا احساس دلایا۔ کوئز پروگرام کے تمام طلبا کی بھرپور حوصلہ افزائی کی۔ ادارہ کی انتظامیہ، علاقہ کے خدام ختم نبوت اور سرپرست تمام علماء کرام اور بزرگوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں مقابلہ کے شرکاء میں کتابیں، لٹریچر ہفت روزہ ختم نبوت، فروٹ باسکٹ، بیڈمنٹن ریکٹ وغیرہ اشیاء پر مشتمل انعامات تقسیم کئے گئے۔ انعامات کا انتظام حلقہ نارتھ کراچی کے رفقاء کے بھرپور تعاون سے کیا گیا تھا۔ پروگرام میں علاقہ بھر کے علماء، بزرگان دین اور اکابرین نے شرکت کی۔ حلقہ نارتھ کراچی مجلس کے سرپرست جامع مسجد مدنی کے امام وخطیب مولانا سعد اللہ کے دعائیہ کلمات سے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ ادارہ اقرأ حفاظ گرامر اسکول کی انتظامیہ نے پروگرام کی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر ادا کیا اور آئندہ بھی اپنے طلبا کے لئے اس طرح کے تعمیری، فکری اور تربیتی پروگراموں کے انعقاد کا پختہ عزم کیا۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ میٹرو ول کراچی کے احباب نے ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ سے آگاہی کے لئے مختلف اسکولز میں بیانات کی ترتیب بنائی۔ مرکزی اختتامی پروگرام سیکٹر ۴ میٹرو ول میں واقع ''فیلکن اسٹار گرامر اسکول'' میں منعقد ہوا۔ تمام طلبا کو مختلف گروپوں میں جمع کیا گیا، ہر گروپ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے مختصر مگر پُرمغز خطاب کیا۔ تحریک ختم نبوت میں اسکول، کالج کے طلبا کے کردار کو بڑے اچھے انداز میں پیش کیا۔ موجودہ دور میں تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے سلسلہ میں مسلمانوں کی پالیسی کو بیان کیا۔ پروگرام کے انعقاد میں حلقہ میٹرو ول کے رفقاء سر عبدالمجید کیانی، سر محمد نصیب، مولانا مشتاق احمد شاہ، مولانا فیض ربانی اور مولانا ابراہیم حسین عابدی نے بھرپور محنت کی۔

حضرت مولانا محمد امان اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

محمد عمیر شاہین، میلسی

مختصر تعارف:

شیخ طریقت...... حضرت مولانا پیر جی محمد امان اللہ نقشبندیؒ ۱۹۴۰ء کو میلسی کے قصبہ خانپور میں حضرت دین محمد کے گھر پیدا ہوئے۔

آپ کے والد بزرگوار اللہ کے ولی اور دین اسلام سے خاصی محبت رکھنے والے عظیم انسان تھے، انہوں نے اپنی تمام اولاد کو حصول علوم دینیہ میں لگایا چنانچہ اپنے اس فرزند ارجمند کو ابتداء ہی سے تعلیم قرآن کریم پر لگایا...... مولانا عطاء محمد صاحب کوٹ اعظم خیر پور ٹامیوالی سے آپ نے قرآن کریم پڑھا آپ بچپن ہی سے اخلاق وعادات حمیدہ میں دوسرے بچوں سے ممتاز تھے، بعد ازاں فاضل دیو بند شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے تلمیذ خاص مولانا محمد بخشؒ اور برادر کبیر فاضل اجل فقیہ العصر مفتی محمد کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے عربی فارسی اور ابتدائی تعلیم سے حاصل کی، اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے آپ جامعہ قاسم العلوم ملتان چلے گئے، وہاں آپ نے اپنے وقت کے عظیم اصحاب علم وکمال سے علم حاصل کیا، آپ کے چند معروف اساتذہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)...... فقیہ العصر بحر العلوم والفنون مفتی محمود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سابق وزیر اعلیٰ سرحد) سرخیل جمعیت

(۲)...... شیخ الاسلام حافظ القرآن والحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

(۳)...... شیخ طریقت ولی کامل مفسر قرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۴)...... شیخ کامل حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ

(۵)...... شیخ الحدیث استاذ العلماء مولانا فیض احمد صاحب گروی میلسی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶)...... فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا۔

(۷)...... حضرت مولانا عبدالھادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ترنڈہ محمد پناہ۔

تصوف وسلوک:

علوم ظاہری میں کمال حاصل کرنے کے بعد آپ علوم باطنیہ کے حصول میں لگے، سب سے پہلے آپ نے اپنا تعلق حضرت شیخ الہند کے شاگرد شیخ طریقت مفسر قرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ شجاع آبادی سے قائم کیا، اور برسوں حضرت کی خدمت میں رہ کر فیض حاصل کیا، حضرت بہلویؒ آپ سے خصوصی محبت وشفقت فرماتے اور اپنے قریب جگہ عنایت فرماتے، حضرت بہلویؒ نے آپ کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا، حضرت بہلویؒ کے بعد آپ نے شیخ الاسلام حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ سے تعلق اصلاح وارادت جوڑا، اور وہ یہ زمانہ تھا کہ جب حضرت درخواستی کے سرچشمہ فیض سے سینکڑوں طالبان حق سیراب ہو رہے تھے، آپ کی معرفت کی دھوم مچی ہوئی تھی، کچھ ہی عرصہ صحبت میں رہے حضرت درخواستی نے موصوف کو خرقہ خلافت عطاء فرمایا۔ آپ نے مجربات وعملیات سے نوازا، علاوہ ازیں شیخ مولانا محمد امان اللہ نور اللہ مرقدہ نے جن حضرات کی صحبت حاصل کی ان کے مجربات اور عملیات کو اپنے سینے میں محفوظ کیا، اور ان کے خلیفہ مجاز ہوئے ان بزرگ شخصیات کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)...... شیخ طریقت، ولی کامل حضرت سید زوار حسین شاہؒ کراچی۔

(۲)...... شیخ طریقت، ولی کامل حضرت مولانا غلام محی الدین قریشیؒ کراچی۔

(۳)...... حضرت شیخ قاضی نجم الدینؒ ڈیرہ اسماعیل خان۔

(۴)...... شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کندیاں شریف۔

(۵)...... مرشد عالم حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندیؒ چکوال۔

(۶)...... ولی کامل حضرت پیر امیر خسروؒ مانسہرہ۔

(۷)...... حضرت مولانا سید عبدالمالک شاہؒ چوک قریشی۔

دعوت وتبلیغ:

زمانہ طالب علمی سے موصوف کے فن خطابت سے خاصہ شغف تھا فراغت کے بعد آپ نے اپنی خطابت کا آغاز میلسی آری کی جامع مسجد سے کیا، یہ جنرل ایوب خان صاحب کا زمانہ حکومت تھا، 20 سے 22 سال تک شہر کی مرکزی جامع مسجد مدنی جو تبلیغی جماعت کا مرکز تھی وہاں اپنی خطابت کے جوہر دکھائے سامعین وقت سے پہلے حاضر ہو جاتے، آپکے آنے سے پہلے مسجد مکمل بھری ہوئی ہوتی تھی، 12 سال تک عارف والا میں مستقل جمعہ پڑھایا یہاں بھی حلقہ

سامعین دن بدن بڑھتا ہی رہا، عارف والا کے بعد میلسی شہر کی خوبصورت ترین اور عظیم مسجد رحمانیہ میں مستقل جمعہ پڑھاتے رہے، مولانا موصوف وقت کے پابند تھے، اور ہمیشہ ایک ہی موضوع پر گفتگو فرماتے...... قرآنی آیات و احادیث سے نکات کا استدلال ان کی گفتگو کا لازمہ تھی جو اپنے اندر ایک چاشنی وحلاوت رکھتے ہیں آپ کے وعظ میں درد محبت اور احیاء سنت کی جھلک ہوتی تھی، جو سامعین و حاضرین کے لئے نسخہ کیمیاء ہوتی، آپ کے وعظ سے متاثر ہو کر کئی نوجوانوں کی زندگیاں بدلیں۔

مشرکین وملحدین جادوگروں سے حضرت شیخ نے خلق خدا کے ایمان کو بچایا، قرآنی آیات اور مجربات مشائخ سے علاج فرماتے، ہمیشہ اپنے اکابر و مشائخ کا دامن تھامے رکھا، امانت اکابر کو آگے منتقل کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا، یہی وجہ ہے کہ تاریخ پاکستان میں مولانا محمد امان اللہ کا فیض پوری دنیاں میں سب سے زیادہ پھیلا ہے، ملک کے تقریباً ہر شہر میں آپکے تلامذہ موجود ہیں، جو خدمت انسانی میں اپنے محسن استاذ کے طرز عمل کو اپنائے ہوئے ہیں بیرون ملک خصوصاً سعودی عرب، عمان، لندن، کینیڈا، افریقہ، امریکہ اور دیگر ممالک میں آپ کے شاگرد عاملین عوامی خدمت میں مصروف ہیں۔

مولانا موصوف کا کام اس شعبہ میں نمایاں رہا۔ وہ اپنی مثال اپنے زمانے میں نہیں رکھتے تھے آپ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے، جس کا یہ مضمون متحمل نہیں ہوسکتا۔

انتہائی محبت و پیار کرنے والے اللہ کے ولی تھے، ہر ایک کو اپنی محبت سے نوازتے، ہر آنے والا آپ سے بآسانی ملتا اسے ملاقات اور اپنی بات سنانے میں کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، امیرو غریب کی آپ کے یہاں کوئی تخصیص نہیں تھی، برابر ہر ایک کو فائدہ تامہ پہنچاتے، اگر کوئی نادار غریب مریض آجاتا اس کو بٹھاتے، چائے پلاتے، کھانا کھلاتے اور جاتے ہوئے اس کو کرایہ وغیرہ بھی دیتے، ویسے بھی حضرت کا دسترخواں ہر وقت بچھا رہتا تھا، بندہ کو جو بھی حضرت کا شاگرد ملا ہے اس نے آپ کے بارے میں تعریفی کلمات کہے ہیں، اور آپ کی شفقت واحسان کو خوب بیان کیا ہے، اس کا مشاہدہ میں نے بھی کیا۔

روحانی معالج:

آپ ایک بہترین روحانی معالج تھے، آپ کا طریقہ علاج ایک دعوت تھی، آپ فرمایا کرتے تھے کوئی دعویٰ نہیں کوئی وعدہ نہیں، شفاء من جانب اللہ، ملک کے معروف اکابر مشائخ علماء وکلاء اور افسران بالا آپ کے زیر علاج رہے۔

دینی تحریکات میں اہم کردار:

ملک میں اٹھنے والے ہر صدائے حق کی سر پرستی کی، اسلامی سیاسی جدوجہد کے حامی اور نظام اسلام کے علمبردار تھے، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفےٰ مجلس احرار اسلام اور جمعیت علماء اسلام سمیت جتنی تحریکیں چلیں آپ ان سب کے روح رواں تھے، آپ نے اپنی بے مثال خطابت اور کوشش کے ذریعہ ہر ایک جماعت میں دل کھول کر کام کیا، جماعتی تقسیم کے ہمیشہ مخالف رہے اتحاد کے داعی تھے تمام اکابر کے معتمد علیہ و قابل فخر رفیق رہے، سیاست کے کوچہ ملامت میں آپکا دامن و کردار ہمیشہ صاف اور اجلا رہا، اور کبھی حق کا دامن نہ چھوڑا، اکابر واسلاف کے مسلک ومشرب کے علمبردار بھی تھے، اور ناشر بھی، آپ کی مسجد تمام تحریکات کا مرکز تھی۔

مساجد ومدارس کی سرپرستی:

ملک کے مختلف شہروں میں مختلف مساجد و مدارس کی آپ نے سرپرستی فرمائی انکا سنگ بنیاد آپ نے رکھا، خصوصاً لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، کراچی، وہاڑی، اور میلسی کی مختلف مساجد و مدارس کی سرپرستی فرمائی، اور انکے ساتھ مالی تعاون بھی فرماتے رہے، حضرت نے دارالعلوم رحمانیہ ہری چند میلسی میں ایک عظیم الشان مدرسہ کی بنیاد رکھی اور ساتھ ہی جامع مسجد ختم نبوت کی بنیاد حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر ختم نبوت کے دست مبارک سے رکھوائی آپ اپنی سرپرستی میں اسے تعمیر فرما رہے تھے، جس کا کام چھتوں تک پہنچ چکا ہے۔

آپ نے اپنے پیچھے پانچ لائق، فائق فرزند چھوڑے، جن کا نام مندرجہ ذیل ہے۔

(۱)......مولانا حکیم محمد ثناء اللہ، فاضل جامعہ مدنیہ لاہور۔ خطیب رحمانیہ مسجد میلسی۔

(۲)......قاضی پیر محمد عطاء اللہ صاحب قادری، (کامل فیض یافتہ عملیات) دارالعمل خانقاہ نظامیہ میلسی۔

(۳)......مولانا محمد ذکاء اللہ مسعود، فاضل جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، خطیب مرکزی جامع مسجد مدنی میلسی۔

(۴)......حکیم ضیاء اللہ، فاضل طب والجراحت اسلام آباد۔

(۵)......مولانا فضل الرحمٰن صاحب، فاضل جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، مسند نشین دارالعمل خانقاہ نظامیہ میلسی۔

حضرت کے صاحبزادگان صاحب اخلاق اور علم وعمل کے مرقع ہیں۔

حضرت نے سات بیٹیاں چھوڑیں۔

تصنیف وتالیف:

حضرت" خطیب بے مثل، روحانی معالج، صاحب نسبت بزرگ، ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین صاحب قلم بھی تھے، آپ کے مضامین مختلف

رسائل و جرائد کی زینت بنے، عملیات میں آپ کی شہرہ آفاق کتاب اور مقبول ترین ''شفاء المریض مع علاج المریض'' ہے، جس کی دوسری جلد زیر طبع ہے جو عملیات کے سلسلہ میں لکھی گئی بہترین تصنیف ہے، موصوف نے عملیات کے مختلف رسائل ترتیب دیئے جو اپنے تلامذہ کو عنایت فرماتے تھے،

انتقال پُر ملال:

آپ ہزاروں لوگوں کو فیض پہنچاتے ہوئے اور اپنے علم سے دوسروں کو سیراب کرتے ہوئے ۱۱ر ستمبر ۲۰۱۳ء بروز بدھ کی رات ڈھائی بجے کے قریب سوئے آخرت چل بسے۔ آپ کے انتقال کی اطلاع جنگل میں آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی، ہر طرف سے علماء، صلحاء، تلامذہ، مریدین، متوسلین، سب جمع ہونا شروع ہوگئے، آپ کی نماز جنازہ کیلئے ایک وسیع میدان کا بعدازاں انتخاب کیا گیا، پورے ملک سے آئے ہوئے اصحاب علم وفضل وکمال کا سمندر آپکے جنازہ پر امڈ آیا، عظیم سکالر قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ کا پر مغز بیان ہوا، مختلف مشائخ وعلماء نے آپ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا، حکیم العصر، شیخ المحدثین حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت کے غسل و تدفین میں پیر طریقت، ولی کامل حضرت حافظ پیر شوکت علی نقشبندی انصاری جانشین خانقاہ غفوریہ مدنیہ صادق آباد اور ان کے صاحبزادگان شریک رہے۔ علاوہ ازیں تدفین میں بہت سے علماء ومشائخ بھی شریک رہے۔

اللہ تعالیٰ پس ماندگان کو صبر جمیل اور حضرت کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عنایت فرمائے اور حضرت کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

جب تک قادیانیت باقی ہے اس کا ہر میدان میں تعاقب جاری رہے گا: مولانا اللہ وسایا

سالانہ ختم نبوت کانفرنس بہاول پور میں خطاب

بہاول پور (رپورٹ: مولانا محمد قاسم رحمانی) سالانہ ختم نبوت کانفرنس بہاولپور کے انعقاد کا فیصلہ ملتان مرکز میں مبلغین ختم نبوت کی سہ ماہی میٹنگ میں طے ہوگیا تھا۔ مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور کے ساتھ مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ چیچہ وطنی، مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاولنگر نے کانفرنس کی تیاری کے لئے دن رات ایک کردیا، پورے ضلع میں اشتہارات، بینرز لگائے، دعوت نامے دیئے۔

یکم ستمبر کا عظیم الشان دن آیا، کانفرنس کے انتظامات مکمل ہوئے، جامع مسجد الصادق کو خوبصورت بینروں سے سجایا گیا، مسجد کے بالائی صحن میں دروازے کے سامنے خوبصورت اسٹیج بنایا گیا، بعد نماز عشاء سامعین جوق در جوق تشریف لانے لگے، دیکھتے ہی دیکھتے مسجد کا صحن سامعین سے بھر گیا۔ اسٹیج پر استاد العلماء، مفتی اعظم حضرت اقدس مولانا عطاء الرحمن رئیس جامعہ مدنیہ بہاولپور، مولانا شمس الدین انصاری، مولانا قاری غلام یٰسین صدیقی، مفتی محمد مظہر سعدی، مولانا محمد صہیب، مولانا عبدالرزاق، مولانا محمد عبداللہ، علامہ شفقت الرحمن، پروفیسر عطاء اللہ اعوان، شیخ محمد شاہد، حاجی شیر محمد، محمد طیب اسٹیج کی زینت بنے۔

کانفرنس کی صدارت شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی جبکہ مہمان خصوصی نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا عزیز احمد مدظلہ بھی اسٹیج پر جلوہ افروز تھے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، قاری محمد یونس نے مسحور کن آواز میں تلاوت کی جبکہ نعت منور احمد نے پیش کی، خطابات کا سلسلہ شروع ہوا، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد اسحاق ساقی نے ادا کئے۔

مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت، ناموس رسالت کے تحفظ کا کام بہت بڑی عبادت ہے اور تمام عبادات پر فضیلت، فوقیت رکھتی ہے، قرب الٰہی کا اور شفاعت نبوی علیہ السلام کا ذریعہ ہے۔

مولانا محمد قاسم رحمانی نے کہا کہ جس چیز کی ابتدا ہے اس کی انتہا بھی ہے، قرآن پاک کی ابتداً بھی انتہا بھی، انسان کی زندگی کی ابتداً بھی ہے اور انتہا بھی، سلسلۂ نبوت کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی تو انتہا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر، آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اول الانبیاء آدم و آخرھم محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' اب قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی، جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر، دجال اور کذاب ہوگا، پوری دنیا میں ختم نبوت کے رضا کار، اکابرین کی سرپرستی میں کام کر رہے ہیں، جب تک ہمارے جسم میں خون کا آخری قطرہ ہے، تحفظ ختم نبوت کا کام کرتے رہیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کے حالات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں آنے والے ۷ر ستمبر سے پہلے قادیانیوں نے چناب نگر

(باقی صفحہ ۲۵ پر)

مرزا قادیانی اور اسلامی عبادات

چھٹی قسط

شیخ راحیل احمد، جرمنی

حج:

پہلے چار ارکان اسلام پر مرزا قادیانی کے عملدرآمد کی بابت مختصراً روئداد آچکی ہے۔ اب پانچویں رُکن اسلام کے ساتھ مرزا قادیانی کا اپنا عمل اور دوسروں کو کیا ہدایات ہیں؟

''مولوی محمد حسین بٹالوی کا خط حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں سنایا گیا جس میں اس نے اعتراض کیا تھا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے؟ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل ہے اور صلیب کی شکست ہے۔ ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں، بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سخت جان ابھی باقی ہیں، ان سے فرصت اور فراغت ہولے۔''

(ملفوظات، ج۳ص۳۷۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے مطابق حضرت مسیح ابن مریم کہاں احرام باندھیں گے اور حج کریں لیکن یہ مسیح صاحب ابھی سوروں کے باڑے میں ہی گھوم رہے ہیں اور ان سوروں کی ملکہ کو عالیہ قرار دے کر اس کی متابعت کا اعلان کر رہے ہیں۔

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ حج نہ کرنے کی تو خاص وجوہات تھیں کہ شروع میں تو آپ کے لئے مالی لحاظ سے انتظام نہ تھا۔ کیونکہ ساری جائیداد وغیرہ اوائل میں ہمارے دادا صاحب کے ہاتھ میں تھی اور بعد میں تایا صاحب کا انتظام رہا اور اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہوگئے کہ ایک تو آپ جہاد کے کام میں منہمک رہے، دوسرے آپ کے لئے حج کا راستہ بھی مخدوش تھا، تاہم آپ کی خواہش رہتی تھی کہ حج کریں۔''

(سیرت المہدی، ج۳ص۶۲۳، روایت۶۷۲)

نام تو رئیس قادیان ابن رئیس تھا اور کتابوں کے ٹائٹل پر بھی یہی لکھتے تھے اور جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا سوال آتا تو مالی لحاظ سے کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ ان باتوں سے کس کو دھوکا دینا چاہ رہے ہیں باپ، بیٹا۔ اللہ تعالیٰ کو تو دھوکا دے نہیں سکتے اور رہی دنیا کی بات تو اس پر بھی ان کا دجل کھل گیا ہے۔ قادیانی جماعت کو بھی اللہ توفیق دے حق دیکھنے کی۔ آمین!

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ ان کے خدا نے ان کو وعدہ دیا ہے کہ:

''میں وہی ارادہ کروں گا جو تمہارا ارادہ ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۰۶، خزائن ج۲۲ص۱۰۹)

اب اگر واقعی آپ کا خدا پر یقین ہے اور واقعی خدا نے آپ کو وعدہ دیا تھا کہ وہ مرزا قادیانی کے ارادہ کے مطابق ہی چلے گا تو پھر مرزا قادیانی کو کسی قسم کی فکر نہ ہونی چاہیے تھی۔ خدا ان کے ارادہ کے مطابق احسن انتظام کروا دیتا تا کہ یہ حج ادا کرنے پر جھوٹے نہ ہوں لیکن یہاں سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے کبھی ارادہ ہی نہیں کیا، خواہش ہی نہیں کی۔ یا پھر جھوٹا الہام پیش کیا۔ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی نیابت کرنے والا کبھی ایسا سوچ بھی سکتا ہے کہ وہ حج کا ارادہ ہی نہ کرے؟

ہر بار ایک نیا بہانہ اور ایک نیا عذر لیکن یہاں کئی نئے عذر۔ پڑھئے اور سر دھنئے:

''مرزا قادیانی پر حج فرض نہ تھا کیونکہ آپ کی صحت درست نہ تھی، ہمیشہ بیمار رہتے تھے، حجاز کا حاکم آپ کا مخالف تھا کیونکہ ہندوستان کے مولویوں نے مکہ معظمہ سے، مرزا قادیانی کے واجب القتل ہونے کے فتوے منگوائے تھے، اس لئے۔ حکومت حجاز آپ کی مخالف ہوچکی تھی وہاں جانے پر آپ کی جان کو خطرہ تھا۔ لہٰذا آپ نے قرآن شریف کے اس حکم پر عمل کیا کہ اپنی جان کو جان بوجھ کر ہلاکت میں نہ پھنساؤ۔ مختصر یہ کہ حج کی مقررہ شرائط آپ میں نہیں پائی گئیں، اس لئے آپ پر حج فرض نہ ہوا'' (اخبار الفضل قادیان، ج۱۷، نمبر۲۱، ص۷، مورخہ ۱۰رستمبر۱۹۲۹ء)

یہ جو عذر پیش کیا جا رہا ہے کہ مرزا قادیانی پر حج فرض نہ تھا۔ اس کا جواب تو یہ ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں کہ مہدی علیہ السلام اور مسیح ابن مریم دونوں حج کریں گے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہی بات فرض نہ ہو اور پھر اس کے لئے، جس کا کہنا ہے کہ عشق رسول کی وجہ سے میں مسیح ہوں، مہدی ہوں اور نبی ہوں؟

اگر صحت کا عذر ہے تو صحت اور تندرستی اللہ

تعالیٰ کے ہاتھ میں یہ اور سب قدرتیں اس کے ہاتھ میں ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک پیشین گوئی کروائے اور وہ پورا نہ کرے یا اس کے پورا ہونے کے اسباب مہیا نہ کرے۔ اگر مرزا قادیانی سچے مسیح یا مہدی ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کی صحت ایسی نہ ہونے دیتا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی بات کو پورا نہ کرسکتے۔ بلکہ وہ ان کو ایسی صحت دیتا اور نیت دیتا، اسباب مہیا کرتا کہ وہ حج کراتے۔

ایک اور وجہ بیان کرتے ہوئے اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں:

”واجب القتل ہونے کے فتوے منگوائے گئے تھے اور حکومت حجاز مخالف ہوچکی تھی واس لئے حج نہیں کیا۔“

10

یہ بات تو ہمارے موقف کو اور مضبوط کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے حج کرو اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیا کہ مسیح ابن مریم نزول کے بعد حج کریں گے۔ کیا آج تک اللہ تعالیٰ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی پیشین گوئی کو ادھورا چھوڑا؟ کیا تیرہ چودہ سو سال سے ہم نے نہیں دیکھا کہ کتنی پیشین گوئیاں پوری ہوئیں؟ تو کیا مرزا قادیانی اگر سچے مسیح ہوتے تو ان کو کوئی ڈر خوف ہوتا؟ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں پر اعتبار ہوتا تو وہ دلیری سے جاتے اور وہاں جاکر حج کرتے اور فرض و پیشین گوئی پوری کرتے۔ اپنا پیغام عالم اسلام کو دیتے اور سچا ہونے کی صورت میں ان کا پیغام بہت جلد عالم اسلام کو پہنچ جاتا۔ مگر مرزا قادیانی کو یقینی علم تھا کہ وہ جھوٹے مدعی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے وعدے ان کے لئے نہیں بلکہ ابھی آنے والے سچے ابن مریم علیہ السلام کے لئے ہیں۔ اسی لئے حج کو نہیں گئے۔

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کو (اپنے) خدا کے وعدوں پر بھی یقین نہیں تھا۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ان کا الہام ہے:

”براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشین گوئی ہے کہ قتل وغیرہ کے منصوبوں سے بچایا جاؤں گا۔“

(حقیقۃ الوحی ص۲۳۴، خزائن ج۲۲ ص۲۴۴)

اس سے بڑھ کر کونسا موقع تھا کہ اپنی پیشین گوئی ثابت کرتے اور دنیا کو اپنے خدا کا وعدہ پورا ہوتے دکھادیتے؟

مرزا قادیانی کا خدا ان کو صرف بچانے کا ہی وعدہ نہیں کررہا بلکہ ان کے دشمن پر حملہ کرنے کا وعدہ بھی کررہا ہے۔ الہام لکھتے ہیں:

”خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا اور اس شخص پر حملہ کرے گا جو ظلم کی راہ سے تیرے پر حملہ کرے گا۔“ (تذکرۃ الشہادتین ص۶، خزائن ص۸ ج۲۰)

اس کے باوجود بھی مرزا قادیانی کو اپنے خدا پر یقین نہیں کہ وہ واقعی کچھ کرے گا۔ ایک وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن کے اچانک حملہ سے بچانے کے لئے صحابہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ میں تمہیں دشمنوں سے بچاؤں گا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت صحابہؓ کو پہرہ ختم کرنے کا حکم دے دیا کہ اب اللہ تعالیٰ کا وعدہ آگیا ہے۔ اب خود حفاظت کرے گا لیکن یہ صاحب جن کا دعویٰ ہے کہ وہ عین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نعوذ باللہ! ان کا یہ حال ہے کہ ان کا خدا ان سے وعدے پر وعدے کررہا ہے بچانے کے، دشمن پر حملہ کرنے کے لیکن مرزا قادیانی ہیں کہ صرف خطرے کا تصور کرتے ہوئے بھی لوٹا پکڑے سارا دن ٹوائلٹ کے چکر لگارہے ہیں۔

اس کے باوجود اپنی کتاب میں کس تحدی سے بلکہ ڈھٹائی اور بے شرمی سے لوگوں کے سامنے یہ دعویٰ بھی کررہے ہیں:

”اور ہم ایسے نہیں کہ کوئی موت ہمیں خدا کی راہ سے ہٹادے اور اگرچہ خدا کی راہ میں مجروح ہوجائیں یا ذبح کئے جائیں۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۱۵۳، خزائن ج۲۱ ص۳۲۱)

کیا حج اللہ کی راہ میں نہیں؟ کیا حج فرض نہیں؟ کیا حج مرزا قادیانی کے لئے بطور مسیح و مہدی ایک لازمی امر نہیں تھا؟ جس مسیح اور مہدی کو اپنے خدا کے وعدوں کے بعد اپنے ہی کہے ہوئے الفاظ کا پاس ہی نہیں کیا وہ اللہ کا فرستادہ ہوسکتا ہے؟ مرزا قادیانی کے الفاظ مرزا قادیانی پر ہی پلٹاتا ہوں، ایک جگہ پر لکھتے ہیں:

”کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۷، خزائن ج۱۱ ص۳۱۱)

اب یہ مرزا قادیانی کے خدا اور ان کا اپنا کہا پورا نہ ہوا، موقع ملا بھی، ہمیشہ موجود بھی رہا کہ اپنا کہا پورا کرکے دکھادیں لیکن بہانہ سازی کرکے ٹالنے کی کوشش کی۔ کیا ابھی مرزا قادیانی یا ان کی گدی چلانے والے ذلت محسوس نہیں کرسکے؟

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں:

”اور خدا کی طرف سے آپ کو ایک رعب عطا ہوا تھا جس کے سامنے دلیر سے دلیر دشمن بھی کانپنے لگ جاتا تھا۔“ (سیرت المہدی ج۱ ص۱۳۵، روایت نمبر۱۳۳، مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے)

لیکن مرزا قادیانی کی زندگی میں ایسی کوئی حقیقی مثال نظر نہیں آتی کہ حقیقی دشمن واقعی کانپنے لگ جاتے تھے۔ ہاں ایسی مثالیں بکثرت ملتی ہیں کہ مرزا قادیانی اپنے خیالوں سے ہی کانپنے لگ جاتے تھے۔

ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ:

"مرزا قادیانی حج کو کیوں نہیں جاتے؟"

حضرت صاحب نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا، تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کرآویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کرآتے ہیں۔" (ملفوظات، ج۹ص۳۲۵)

یہ شرائط مرزا قادیانی کہاں سے لائے؟ شریعت سے؟ کیا احادیث میں مہدی علیہ رضوان یا مسیح ابن مریم علیہ السلام کے لئے کوئی ایسی بات تحریر ہے؟ کیا کسی آئمہ، مجدد، امام نے کسی تفسیر تشریح میں یہ شرائط چھوڑی ہیں؟

• مرزا قادیانی کے بقول ان کے وقت میں دنیا میں چورانوے (۹۴) کروڑ مسلمان تھے۔ اب ان کے علماء کی تعداد نکالو، سب سے لکھواؤ کہ وہ صرف یہ کہ جب مرزا قادیانی حج کرآئیں گے تو ان کے دوسو دعوے بغیر کسی دلیل، بغیر کسی جواز کے مان کر ان پر ایمان لائیں گے اور مرزا قادیانی اس صورت میں حج کرآتے ہیں۔ اگر ہم تمام دنیا چھوڑ کر ہندوستان بلکہ پنجاب کے علماء ہی سے لکھواتے تو مرزا قادیانی کی کئی عمریں چاہیے ہوتیں۔ اس لئے مرزا قادیانی نے بھی ایسی شرط رکھی کہ نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ کیا ایسی دجلیہ شرط پیش کرنے والا شریف آدمی بھی ہوسکتا ہے کجا اتنی بڑی حیثیتوں کا دعویدار؟ فاعتبروا یااولی الابصار۔

مرزا قادیانی مکہ معظمہ سے خدائی حکم نامہ کے تحت حج قادیان منتقل کر رہے ہیں، لکھتے ہیں:

"لوگ معمولی (حج کے لئے لفظ معمولی پر غور فرمایئے، ناقل) اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان، ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۲، خزائن ج۵ص۳۵۲)

کیا ایک مسلمان خانہ کعبہ کو چھوڑ کر کہیں اور حج کرنے کا سوچ بھی سکتا ہے؟ افلا تعقلون! (جاری ہے)

بقیہ: رپورٹ ختم نبوت کانفرنس بہاولپور

اسٹیشن پر مسلمان طلبا پر وحشیانہ تشدد کیا۔ اس سے پہلے ۱۹۷۲ء کے الیکشن میں مرزائی، جناب ذوالفقار علی بھٹو کی حمایت کر چکے تھے اور ان کی سوچ تھی کہ ہمیں حکومت کی حمایت حاصل ہے اور اب ہم جگہ جگہ مسلمانوں پر تشدد کریں گے، مگر مشیت الٰہی کو کچھ اور منظور تھا، اللہ تعالیٰ ظالموں کو ڈھیل دیتے ہیں حق والوں کا امتحان ہوتا ہے، ظلم کو اتنا اختیار نہیں دیتے کہ وہ حق کو مٹا دے، حق والوں کا ملیا میٹ کر دے۔ ۱۹۷۴ء ستمبر کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ جس حکومت کے بل بوتے پر قادیانی مسلمانوں کو ظلم کا نشانہ بنا رہے ہیں، اسی حکومت سے ان کو غیر مسلم اقلیت دلواؤں گا اور ایسا ہی ہوا کہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی نیشنل اسمبلی کے ۲۴۸ ممبران نے مرزائیت کے کفر کا فیصلہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں کیا۔ مرزائیوں نے آج تک اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس بنا، قادیانیوں کی تبلیغ پر پابندی لگی۔ آخر میں ناظم اعلیٰ صاحب نے عوام الناس کو کہا کہ مرزائیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور مسلمان دکانداروں کو پیار ومحبت سے سمجھائیں۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے مخصوص انداز میں ۱۹۷۴ء کی تحریک کے اسباب بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ ۷ر ستمبر کا فیصلہ اس سے پہلے قادیانیوں پر نیشنل اسمبلی میں بحث، سوالات، جوابات پوری کارروائی جو اس وقت سیل کر دی گئی تھی وہ پوری کارروائی انٹرنیٹ سے لی گئی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد منظر عام پر ۵ جلدوں کی صورت میں آ رہی ہے۔ مولانا نے کہا کہ جب تک قادیانیت باقی ہے اس کا ہر میدان میں تعاقب جاری رہے گا۔

مسلک اہل حدیث کے ممتاز عالم دین مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور دیگر بریلوی، اہلحدیث علماء کرام نے مسئلہ قادیانیت کے حل کرانے کے لئے شب و روز ایک کر کے عوام الناس کو بیدار کیا۔ مسئلہ ختم نبوت کوئی فقہی مسئلہ نہیں ہے، عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے اور اس کے تحفظ کے لئے دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث سب ایک پلیٹ فارم پر جمع تھے اور قیامت تک رہیں گے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ جو اس مسئلہ کے تحفظ کے لئے کام کرتے ہیں، ہر قسم کی تکلیف برداشت کرتے ہیں، استقامت کے پہاڑ بن جاتے، اللہ تعالیٰ ان کو انعامات سے نوازتے ہیں۔ شاہ صاحب نے نوجوانوں کو خبردار کیا کہ قادیانیوں کے بیرون ملک بھجوانے کے لالچ میں نہ آؤ، دنیا جمع کرنے کے لالچ میں نہ آؤ، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں رہنے کو اپنی سعادت سمجھو، دنیا کے لالچ میں آ کر آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی نہ ہو۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

آخری بیان حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو مدظلہ کا ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد حکمرانوں سے کہا کہ میاں صاحب! آئے ہو تو کچھ کر کے جاؤ، آئین تحفظ ناموس رسالت کے بارے میں بہت کچھ سننے میں آ رہا ہے، دشمنان پیغمبر کو آئین کا پابند بناؤ، آئین پر عملدرآمد کراؤ، اقلیتی کے حقوق ہیں، ان کو آئین کے دائرکار کا پابند بناؤ، غیر مسلم طاقتیں آئین کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہیں، آخر میں ڈاکٹر صاحب نے دعا کرائی اور کانفرنس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دفاع ختم نبوت کانفرنس، اورنگی ٹاؤن

کراچی...(مولانا محمد شعیب) ۱۸اگست کو ہونے والے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اورنگی ٹاؤن کے اجلاس میں اکثر ساتھیوں کی رائے تھی کہ ۷ستمبر یوم ختم نبوت کے موقع پر اورنگی ٹاؤن میں ایک جلسہ عام ہونا چاہیے۔ راقم نے مولانا قاضی احسان احمد سے اجازت حاصل کی اور ''دفاع ختم نبوت کانفرنس'' کے عنوان پر جلسے کی تیاریاں شروع کردیں۔ ۱۸اگست کو جامع مسجد حنفیہ اورنگی ٹاؤن کے ائمہ کرام کا ایک اجلاس ہوا، جس میں جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے مشاورت کی گئی۔ اجلاس میں طے ہوا کہ جلسہ ۷ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد حنفیہ سیکٹر 11/E میں منعقد ہوگا۔ ۶ستمبر جمعہ کو تمام ائمہ کرام مجلس کے اکابرین کی جانب سے کی جانے والی اپیل کے مطابق جمعہ کا بیان تحریکِ ختم نبوت کے عنوان پر پڑھائیں گے، ائمہ کرام جمعہ میں ۷ستمبر کو ہونے والی کانفرنس کا اعلان بھی فرمائیں گے۔ الحمدللہ! مندرجہ بالا امور پر حسب مشاورت عمل ہوا۔ اگلے مرحلے میں خدام ختم نبوت اورنگی ٹاؤن کی تین جماعتیں تشکیل دی گئیں۔ پہلی جماعت کا کام جلسے میں ہونے والے اخراجات کے لئے مناسب فنڈ کی فراہمی تھا۔ دوسری جماعت کی ذمہ داری علاقہ میں جلسے کی مناسب تشہیر طے پائی، جس کے لئے انہوں نے بھرپور محنت کی، علاقہ بھر میں بینرز اور اشتہارات لگائے۔ تیسری جماعت کے ذمہ علاقائی علماء کرام سے رابطے اور جلسے کے دیگر انتظامات تھے۔ الحمدللہ! ہر جماعت نے اپنے حصے کا کام بحسن وخوبی نبھایا اور دن رات خلوص اور لگن کے ساتھ بھرپور محنت کی۔ بالآخر ۷ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ''دفاع ختم نبوت کانفرنس'' کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کا آغاز قاری نعیم الرحمن فاروقی کی پُرسوز تلاوت سے ہوا۔ نقابت کے فرائض ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن انجام دے رہے تھے۔ جلسے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خصوصی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے، اس کا تحفظ پورے دین کا تحفظ ہے۔ ہمارے اسلاف نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے اس کی حفاظت کی ہے۔ ۷ستمبر تاریخ اسلام کا ایک سنہری باب ہے۔ جس کے پس منظر میں ہزاروں مسلمانوں کا خون ہے۔ آیئے اس عظیم تاریخی فتح کی یاد میں شہدائے ختم نبوت اور اکابرین سے ایک نئے ایمانی جذبے کے ساتھ تجدید عہد کرتے ہیں کہ اپنے حلقوں میں شعور ختم نبوت کو اجاگر کریں گے، اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت، دشمنانِ رسول سے ہر سطح پر بائیکاٹ کریں گے۔

چند تعلیمی احادیث

مولانا منظور احمد الحسینیؒ، لندن

☆......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر اور افضل وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔ (بخاری)

☆......حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خطاب فرماکر) اے عائشہ تجھ کو چاہیے کہ تیرا شعار علم اور قرآن ہو۔ (مسند امام اعظم)

☆......حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھلائی اور بہتری کی طرف نشاندہی کرے گا تو اس کو ویسا ہی اجر وثواب ملے گا، جیسا کہ بھلائی اور نیکی کا کام کرنے والے کو دیا جائے گا۔ (مسلم)

☆......حضرت معاویہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کو بھلائی وبہتری پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو علم دین یعنی احکام شریعت کی سوجھ بوجھ عطا فرمادیتے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے تقسیم کرنے والا ہوں اور حق تعالیٰ شانہ دینے والے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

☆......حضرت ابودرداءؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں اور انبیاء کرام وراثت میں مال و دولت چھوڑ کر نہیں جاتے، انبیاء کرام کی وراثت علم ہے، پس جو کوئی علم حاصل کرے گا وہی انبیاء کرام علیہم السلام کا وارث ہوگا اور جو یہ علم حاصل کرے گا وہ ایک عظیم حصہ حاصل کرے گا۔ (یعنی اسے علم جیسی بہت بڑی دولت حاصل ہوگی جس سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں)۔

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کو تھوڑی دیر کا پڑھنا، پڑھانا اس سے بہتر ہے کہ کوئی پوری رات عبادت کرتا رہے۔ (مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا علم جس سے لوگوں کو نفع نہ ہو اس کی مثال اس خزانے کی سی ہے کہ جس خزانہ سے اللہ کے راستہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ (مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن خیر (علم) سے سیر نہیں ہوتا، سنتا رہتا ہے (علم طلب کرتا رہتا ہے) یہاں تک کہ وہ جنت کا مستحق ہوجاتا ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔ ◆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔ ◆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ◆ اندرون وبیرون ملک ۴۰ مراکز، ۳۰ مبلغین اور ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ ◆ عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں مفت لٹریچر کی تقسیم۔ ◆ ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی اور ماہنامہ ”لولاک“ ملتان کے ذریعہ سے امت مسلمہ کی محاذ ختم نبوت پر ذہن سازی۔ ◆ چناب نگر میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔ ◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دارالمبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، دارالتصنیف بھی مصروف عمل ہے۔ ◆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ ◆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔ ◆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ◆ افریقہ کے ایک ملک ”مالی“ میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ ◆ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

کراچی میں چرم قربانی جمع کرانے کے لئے رابطہ نمبر:

پرانی نمائش	جامع مسجد باب الرحمت	0321-2277304, 0333-3060501	عائشہ مسجد، بلدیہ ٹاؤن	0332-2454681
ریاض مسجد	دہلی مرکنٹائل سوسائٹی	0333-2403694, 0300-8240567	میٹروول	0333-2493677
مدنی مسجد	بلوچ کالونی	0300-3716592,0300-9213010	پاکستان چوک	0300-2276606
عالمگیر مسجد	عالمگیر سوسائٹی	0321-2627017	نارتھ کراچی	0333-3606177, 0333-3534697
اکبریا مسجد	دھوراجی کالونی	0321-2627016	المصطفیٰ مسجد، اسٹیل ٹاؤن	0333-2578711,0335-3022382
روہیل کھنڈ سوسائٹی		0333-2157085, 0323-2001736	توحید مسجد، گلشن حدید	0343-2412943,0333-2300856
جامع مسجد عائشہ	منظور کالونی	0333-8164488	جامع مسجد عائشہ باوانی بذر لائن	0300-2215163
جامع مسجد پی آئی بی	پی آئی بی کالونی:	0334-3955762, 0334-3437407	قائد آباد، قذافی ٹاؤن	0321-3796371
دادا بھائی ٹاؤن		0321-2535455	بھینس کالونی	0300-2040411
چھوٹی مسجد	دہلی کالونی	0300-2974520, 0300-2605807	مسجد اقصیٰ، شاہ لطیف ٹاؤن	0333-3619246
شمیم مسجد	بختائی کالونی کورنگی	0332-3367144	اتحاد ٹاؤن	0333-3580811
انعم ہومز	ملیر/شاہ فیصل کالونی	0333-2245852	ماڑی پور	0300-9223988
فلاح مسجد	فیڈرل بی ایریا	0300-2700626, 0300-2242764	اورنگی ٹاؤن	0334-3947670

شعبہ نشر واشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

021-32780337
021-32780340
021-34234476

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

- ☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔
- ☆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- ☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- ☆ اندرون و بیرون ملک 50 دفاتر و مراکز 12 دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
- ☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔
- ☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام، ہفت روزہ ''ختم نبوت'' اور ماہانہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔
- ☆ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- ☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔
- ☆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔
- ☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- ☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکا میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔
- ☆ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے 30 ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیلِ زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061- 4583486 , 4783486

اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

021- 32780337, 021- 34234476

Fax: 021-32780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ — امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ — مرکزی ناظم اعلیٰ